REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

روزہ ہفت — بدر — قادیان

جلد ۲۶ — شمارہ ۶

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر — محمد انعام غوری

شرح چندہ: سالانہ ۱۵ روپے — ششماہی ۸ روپے — ممالک غیر ۲۰ روپے — فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516

۳۰ صفر ۱۳۹۷ ہجری — ۱۰ تبلیغ ۱۳۵۶ ہش — ۱۰ فروری ۱۹۷۷ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۸ تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب آف کینیڈا کے ذریعہ مورخہ یکم فروری کی اطلاع منتظر ہے کہ "حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ!

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

● حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الاسلام بیگم صاحبہ اور محترم نواب مسعود احمد خان صاحب بھی بدستور صاحبِ فراش ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۷ تبلیغ (فروری) حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ!!

ضرورت کے وقت اور گہری تاریکی کے دنوں میں خدا تعالیٰ نے ایک آسمانی روشنی نازل کی

امام مہدی کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اُٹھانے کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے

اسلام کی پاک تاثیروں کو دکھانے کے لئے ضرور تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا!

ارشادات عالیہ حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اے مسلمانو! سنو! اور غور سے سنو! کہ اسلام کی پاک تاثیروں کو روکنے کے لئے جس قدر پیچیدہ افترا اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے اور پُر مکر حیلے کام میں لائے گئے اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں۔ یہاں تک کہ نہایت شرمناک ذریعے بھی جن کی تصریح سے اس مضمون کو منزّہ رکھنا بہتر ہے۔ اسی مراد میں ختم کئے گئے۔ یہ کرسچن قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جب تک ان کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پُرزور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور اس معجزہ سے اس طلسم کو پاش پاش نہ کرے تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کے لئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندے کو اپنے الہام اور اپنی برکاتِ خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرہ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بُت توڑ دیا جائے جو سحرِ فرنگ نے تیار کیا ہے۔

سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اُٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔ کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔ کیا تمہاری نظروں میں یہ بات عجیب اور انہونی ہے کہ خدا تعالیٰ نے نہایت درجہ مکروں کے مقابلہ پر جو سحر کی حقیقت تک پہنچ گئے ہیں۔ ایک ایسی حقانی چمکار دکھاوے جو معجزہ کا اثر رکھتی ہو۔

اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحتِ عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلاءِ کلمۂ اسلام و اشاعتِ نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا۔ تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامیِ دینِ اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہوں گا۔ اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نور ہونے نہیں دوں گا۔ وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور ان اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چپ رہتا اور اپنے وعدہ کو یاد نہ کرتا۔ جس کو اپنے پاک کلام میں مؤکد طور پر بیان کر چکا تھا۔"

(رسالہ فتح اسلام صفحہ ۶ تا ۸ مطبوعہ سنہ ۱۸۹۱ء)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مؤرخہ ۱۰ تبلیغ ۱۳۵۶ ہش

عہدِ جدید میں فکرِ اسلامی کی تعبیرِ نو کا اہم کام!

روزنامہ الجمعیۃ دہلی میں شائع شدہ ایک تفصیل کے مطابق ذاکر حسین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز جامعہ ملیہ اسلامیہ کے زیرِ اہتمام مؤرخہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۷۶ء کو جامعہ ملیہ اسلامیہ میں چار روزہ سیمینار منعقد ہوا جس میں "فکرِ اسلامی کی تشکیلِ جدید" کے موضوع پر دو درجن حضرات نے مقالات پڑھے اور تقاریر کیں۔ بالآخر جس متفقہ قرارداد کے ساتھ یہ چار روزہ سیمینار ختم ہوا، اس کے مطابق:-

"دارالعلوم دیوبند، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، ندوۃ العلماء لکھنؤ، فرنگی محل لکھنؤ، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور دارالمصنفین اعظم گڑھ کے علماء اور دانشور پہلی بار اس طرز کے سیمینار میں اس عزم و ارادہ سے شریک ہوئے کہ انہیں عہدِ جدید میں فکرِ اسلامی کی تعبیرِ نو کا کام انجام دینا ہے۔ سیمینار میں حصہ لینے والے تمام لوگوں کو اس بات کا احساس تھا کہ جامعہ ملیہ نے اس سیمینار کا انعقاد کر کے اس اہم موضوع پر دعوتِ فکر و نظر دے کر وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔"

سیمینار میں بحث و مباحثہ کے بعد جو امور اتفاقِ رائے سے طے پائے، ان کا اجمالاً ذکر کرتے ہوئے قرارداد کے متن کی شق نمبر ۳ و ۵ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ:-

"۳۔ یہ عہد علم و فن کی دنیا میں تخصیص کا عہد ہے اور بہت سے نئے علوم وجود میں آ گئے ہیں اور دینی مدارس اور جدید درسگاہوں سے آج ایسے رجالِ کار نہیں نکل رہے ہیں جو بیک وقت قدیم و جدید علوم میں رسوخ رکھتے ہوں۔ بہتر صورت تو یہ ہوتی کہ دینی مدارس کے احاطوں ہی میں ایسا انتظام ہوتا کہ مختلف دینی و دنیوی علوم کے ماہرین فن پیدا ہوتے لیکن چونکہ ایسا نہیں ہے اس لئے سیمینار کے شرکاء اس بات پر متفق تھے کہ جب تک علماء اور جدید طرز کی تعلیم پائے ہوئے دانشور دونوں مل کر فکرِ اسلامی کی تعبیرِ نو اور ایک جدید علمِ کلام کی تشکیل و تدوین کا کام ہاتھ میں نہیں لیں گے۔ اس وقت تک اس سلسلہ میں کوئی ایسی پیش رفت ممکن نہ ہو سکے گی جسے اعتبار اور سند حاصل ہو۔"

"۵۔ سیمینار میں شریک تمام مندوبین اس بات کے حق میں تھے کہ ذاکر حسین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز دونوں طبقوں کے نمائندہ حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی کی تشکیل کرے جو مذکورہ مقاصد کے حصول کے لئے ایک پروگرام اور لائحہ عمل تیار کرے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی طے پایا کہ کمیٹی کام کا جو نقشہ مرتب کرے اس میں سرِ دست اوّلیت مندرجہ ذیل امور کو حاصل ہو:-

(الف) مختلف لوگوں کے دماغوں اور خاص طور سے جدید ذہنوں میں مذہب اور اس کی ضرورت سے متعلق جو سوالات اٹھتے ہیں ان سے متعلق ضروری معلومات فراہم کی جائیں اور ان کے جواب جدید علمِ کلام میں شامل کئے جائیں۔

(ب) آج عصریت اور مغربی تہذیب و تمدن کی وہ بنیادیں متعین اور واضح کی جائیں جو اسلامی عقائد، اسلامی تہذیب کے اصولوں اور روحِ اسلام کے تقاضوں سے متصادم اور متخالف ہیں۔ ان کی تنقیح و تنقید کی جائے۔ اور ان سے متعلق سیر حاصل بحث کر کے کسی قابلِ قبول نتیجہ تک پہنچا جائے۔ اس مسئلہ کو بھی جدید علمِ کلام کا موضوع بنایا جائے۔۔۔"

(روزنامہ الجمعیۃ دہلی بابت یکم جنوری ۱۹۷۷ء ص ۳)

فکرِ اسلامی کی تعبیرِ نو کے اہم کام کے لئے جو پروگرام مرتب کیا گیا ہے، اس کا تفصیلی جائزہ تو ہم آگے چل کر لیں گے۔ محولہ بالا اقتباسات سے اوّل نمبر پر جو بات واضح رنگ میں سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ ملک ہند میں واقع دینی درسگاہوں [illegible] کو (خواہ وہ پرانے ہوں یا نئے) علماء حضرات نے حمایتِ اسلام اور تائیدِ دین کا [illegible] ذریعہ قرار دے رکھا تھا [illegible] اس وقت جبکہ دینی اور مذہبی محاذ پر فلسفہ اور علومِ جدیدہ کی طرف سے اسلام کو بہت بڑے چیلنج کا سامنا کرنا پڑا ہے، ان سے یہ تمام دینی ادارے اور تعلیمی درسگاہیں [illegible]

ہوئے [illegible] تعلیمی ادارے [illegible] علماء حضرات پر یہ بات روزِ روشن کی طرح آشکار ہو [illegible] سینہ تان کر حقیقی مذہب یعنی اسلام [illegible] کا مقابلہ [illegible] میدان میں آ سکیں اور نہ [illegible] اسلحہ کا کام دے سکے۔ چنانچہ [illegible] اور جدید درسگاہیں جہاں [illegible] جواب دے سکیں۔ وہاں جس جدید علمِ کلام کی ضرورت ہے اس کی تیاری [illegible] شروعات بھی عمل میں نہیں آ سکی ہیں۔ بلکہ [illegible] حدود سے آگے نہیں بڑھ سکا۔

حالانکہ یہ سب دینی مدارس اور درسگاہیں جس طرح سالہا سال سے اسلام کی خدمت، اشاعت اور دعوت و تبلیغ کے نام سے جاری ہیں۔ وہاں عصرِ حاضر کا یہ چیلنج بھی کوئی یکدم منظرِ عام پر نہیں آ گیا ہے اور نہ ہی ایک دو سال کی پیداوار ہے بلکہ اس پر بھی تو کئی دہائیاں بیت چکی ہیں۔ اب صورتِ حال یہ بن چکی ہے کہ طبقہ جدیدہ اور الحادی نظریات کی بنیادیں جہاں بہت گہری ہو چکی ہیں وہاں دنیا کی بڑی آبادی کے ذہنوں پر ان خیالات نے خاصہ تسلط بھی جما لیا ہوا ہے۔ اور اعتقادی و نظریاتی فتنے ایک تند سیلاب کی طرح ساری دنیا پر پھیلا ہو چکے ہیں۔ ان فتنوں کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرنا۔ اور اس تند سیلاب کی روک تھام کے لئے جس خداداد علم اور روحانی قوت و شوکت کی ضرورت ہے۔ جاری شدہ درسگاہوں کے فارغ التحصیل "علماء" کے پاس ایسا بالغ علم اور روحانی قوت کہاں؟ یہ کام تو اُسی قادر و توانا خدا کی نصرت و تائید سے ہی ممکن ہے جس نے دینِ اسلام کی حفاظت کا وعدہ اُسی وقت فرما دیا تھا جب اُس نے اس پسندیدہ دین کو دنیا میں بھیجا۔ اور ساتھ ہی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو یہ بشارت بھی دی تھی کہ ہر صدی کے سر پر دینِ اسلام کی تجدید کے کام کے لئے خدا تعالیٰ خود ایسے کامل وجودوں کو مبعوث کرتا چلا جائے گا۔ جو وقت کی ضرورت کے مطابق تجدید و احیاءِ دین کا فریضہ کامیابی و کامرانی کے ساتھ سرانجام دیتے رہیں گے۔ چنانچہ اسلام کی گزشتہ تیرہ صدیاں اس بات پر شاہد ہیں اور اس عرصہ میں مبعوث ہونے والے مجددینِ کرام کے کارنامے دینِ اسلام کے زندہ اور خدا نما مذہب ہونے کا ناقابلِ تردید ثبوت ہیں۔۔۔!!

پس آج کے پُرآشوب زمانہ میں علماء ظواہر کے ذریعہ چلائے جا رہے مدارس یا دینی درسگاہوں کے فارغ التحصیل علماء کے لئے ممکن ہی نہیں کہ ان فتنوں کا مقابلہ کر سکیں۔ اگر کر سکتے ہوتے تو کسی نہ کسی موقعہ پر کچھ کامیابی بھی حاصل کی ہوتی اور آج برملا طور پر انہیں یہ اقرار نہ کرنا پڑتا کہ ان کے تعلیمی ادارے نہ تو "رجالِ کار" پیدا کر رہے ہیں۔ اور نہ ہی ان کے پاس ایسا علمِ کلام ہے جس کے ذریعہ وہ عصرِ حاضر کے چیلنج کا مقابلہ کر سکیں۔

یقین جانئے یہ کام ایک ایسے آسمانی اور روحانی وجود کا ہے جسے خدا تعالیٰ کی رحمت تجدیدِ دین کے لئے خود مبعوث کرے۔ چنانچہ بمطابق آیت کریمہ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا۔ خدا تعالیٰ نے ٹھیک وقت پر ایسے آسمانی اور روحانی وجود کو مبعوث بھی فرمایا۔ اور وہ وہی ہے جس نے سرزمینِ قادیان سے امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور اپنی بعثت کے ساتھ ہی وہ کام بھی شروع کر دیا جس سے عہدِ حاضر کے فتنوں کا دفعیہ اور کامیابی کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی قوتِ قدسی سے ایک طرف ہزاروں ہزار "رجالِ کار" پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں جو دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی صحیح نمائندگی کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اور اس زمانہ کے تمام فتنوں کا نہایت درجہ کامیابی و کامرانی کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں۔ تو دوسری طرف آپؑ نے ایسے مفید اور کارآمد علمِ کلام کے دریا بہا دیئے ہیں جو دلائل کی زبردست جنگ میں نہایت درجہ کارگر اسلحہ کا کام دیتے ہیں۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کا یہ چار روزہ سیمینار اور اس میں پاس کردہ قرارداد اوّل تو نشستند گفتند و برخاستند سے زیادہ کچھ نہیں۔ بہرحال وقتی اُبال تھا جو ان اجلاسات میں شریک ہونے والے علماء اور دانشوروں نے نکال لیا۔ اس کے بعد جہاں تک ٹھوس بنیادوں پر استقلال سے نتیجہ خیز کام کرنے کا سوال ہے یہ علماء حضرات سے ممکن ہی نہیں اور اگر کچھ ہاتھ پاؤں مارنے اور اپنی کارگزاری بتانے کی کوشش بھی کی تو فکرِ اسلامی کی جس "تعبیرِ نو" کی حالاتِ حاضرہ تقاضا کرتے ہیں۔ یہ تعبیرِ نو علماء ظواہر سے ہونی ممکن ہی نہیں۔ یہ تو مجددِ وقت کا کام ہے۔ جسے قدم قدم پر خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے۔ اور خدا کے بُلانے سے وہ بولتا اور اُس کے چلانے سے چلتا ہے۔ چنانچہ مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آج سے ۸۲ سال پہلے اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے برادرانِ اسلام کو بالعموم اور علماء حضرات کو بالخصوص [illegible] صحیح اسلوب پر کام کرنے کی دعوت دی جو وقت کا تقاضا ہیں۔ اور اس طریق کار اور مساعی پر اصرار کی خرابیوں سے متنبہ کیا۔ (آگے صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیے)

اللہ واحد و یگانہ ہمارا رب ہے حضرت خاتم الانبیاء ہمارے رسول ہیں قرآن عظیم ہماری کتاب ہے اور اسلام ہمارا مذہب ہے

یہ ہے ہمارا عقیدہ اگر کوئی اور یہ سمجھے کہ ہمارا کچھ اور عقیدہ ہے تو اس کو ہم اس کے خدا کے حوالے کرتے ہیں

ہم اپنے اس عقیدہ کا اعلان کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اسلام سے دور لے جانے والی نہیں ہے

ہم نے عہد کیا ہے کہ اگلی نسلوں کو بھی اسلام سے دور نہیں جانے دیں گے اور نہ دوسروں کو ہمیں اسلام سے دور لے جانے کی اجازت دیں گے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۰ر فتح ۱۳۵۵ ہش مطابق ۱۰ر دسمبر ۱۹۷۶ء بمقام مردانہ جلسہ گاہ ربوہ

تشہد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورہ اخلاص کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا:۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر جب جمعہ آئے تو تقاریر کے پروگراموں کی وجہ سے مختصر سا خطبہ دینا ہوتا ہے۔ میں آج کے اس مختصر سے خطبہ میں جماعت احمدیہ کے جو عقائد ہیں۔ جو ہمارا مذہب ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں وہ بیان کر دیتا ہوں۔

ہم اس اللہ پر ایمان لائے ہیں جسے اسلام نے پیش کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے متعلق

قرآن کریم میں بڑا علم بھرا ہوا ہے

میں نے اس وقت ایک چھوٹی سی سورت کا انتخاب کیا ہے جس کو میں نے ابھی پڑھا ہے۔

اَللّٰہُ اَحَدٌ ہے۔ اکیلا ہے۔ اس جیسا کوئی اور وجود اس جیسی کوئی اور ہستی نہیں ہے اور وہ خالق بھی ہے۔ اللہ کے علاوہ ہر چیز جو اس یونیورس میں اس عالمین میں، ہر دو جہان میں پائی جاتی ہے۔ وہ اللہ کی مخلوق ہے اور جو مخلوق ہے اسے ہم خدا نہیں مانتے نہ مان سکتے ہیں۔ ہم صرف اس اکیلے ایک خدا پر ایمان لاتے ہیں جس کی ذات اور صفات کی معرفت ہمیں اسلام نے دی اور قرآن کریم نے بتائی۔

اَللّٰہُ الصَّمَدُ اللہ اپنی ذات میں غنی ہے۔ اپنے وجود کے لئے، اپنی صفات اور ان کے جلووں کے لئے اسے کسی چیز کی احتیاج نہیں۔ مادے کی بھی اسے احتیاج نہیں کیونکہ مادہ بھی موجود نہیں تھا۔ اس نے اسے پیدا کر دیا اور جب چاہے اسے مٹا دے۔ اس کی صفات کے جلوے کسی شکل میں کسی معنی میں بھی کسی غیر کے محتاج نہیں ہیں۔ اور اللہ کے سوا

ہر چیز اللہ کی محتاج ہے

اپنے وجود کے لئے بھی ـــ کہ اگر وہ پیدا نہ کرتا تو کوئی چیز بھی موجود نہ ہوتی اور اپنے قیام کے لئے بھی ـــ کہ جب تک خدا تعالیٰ کی صفات سے اس کا تعلق قائم ہو وہ قائم رہتی ہے۔ ورنہ فنا ہو جاتی ہے۔ یہ صفات بھی باقی اور صفات کی طرح ازلی ابدی ہیں۔ یعنی ہمیشہ سے ہیں۔ اور ہمیشہ رہیں گی۔ "ہمیشہ" میں بھی انسان کا دماغ وقت کی طرف جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں بالائے زمان و مکان ہے یعنی نہ مکان کے ساتھ اس کا واسطہ نہ زمانہ کے ساتھ۔ یہ چیزیں تو ہمارے لئے ہیں، مخلوقات کے لئے خدا تعالیٰ نہ زمانے میں بندھا ہوا ہے۔ نہ کسی مکان میں محصور بلکہ بالائے زمان و مکان اس کی ہستی ہے۔

اللہ کے سوا ہر چیز اس لحاظ سے بھی اس کے مقابلہ پر نہیں آ سکتی کہ جس کو خدا نے پیدا کیا وہ ازلی نہیں رہا اور جب وہ فنا ہو جائے، فنا اس پر وارد ہو جائے تو وہ ختم ہو جاتا ہے ابد کا سوال ہی نہیں رہتا۔ نہ خدا نے اپنے جیسا، اپنی جنس کا کوئی اور وجود جنا نہ وہ جنا گیا۔ اس میں بھی ازلی ابدی کا تصور ہے۔ خدا تعالیٰ کے قانون قدرت پر جب ہم نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہستیاں اولاد پیدا کرتی ہیں جو زوال پذیر ہوں تاکہ جو ان کے بچے پیدا ہوں وہ آگے ان کی جگہ لینے والے ہوں لیکن جس نے ہمیشہ قائم رہنا ہے اس کو اس کی احتیاج نہیں اور اس نے ایسا کیا بھی نہیں کیونکہ یہ اس کی صفات کے خلاف ہے اور ہمارے اللہ کو کسی اور نے پیدا نہیں کیا کیونکہ ھُوَ الْاَوَّلُ۔ سب سے پہلے اس کی ذات ہے۔ جس سے پہلے کوئی ہے ہی نہیں اس نے اس کو پیدا کیسے کرنا تھا۔

وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ خدا تعالیٰ کی صفات میں بھی اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

خدا تعالیٰ کی صفات میں

کوئی شریک نہیں اس معنی میں کہ جہاں کہیں اس کی مخلوق میں اور اس میں مماثلت یا مشابہت پائی جاتی ہے وہاں بھی بنیادی طور پر اتنا عظیم فرق ہے کہ ان دو چیزوں کو ہم ایک نہیں کہہ سکتے مثلاً ہم کہتے ہیں کہ اللہ سنتا ہے اس کی ایک صفت اَلسَّمِیْع بھی ہے اور انسان بھی سنتا ہے لیکن انسان کے سننے میں اور اللہ تعالیٰ کے سننے میں بنیادی طور پر بہت بڑا فرق ہے خدا تعالیٰ سنتا ہے بغیر کسی آلہ کی احتیاج کے اور انسان سنتا ہے اپنے کان سے خدا تعالیٰ سنتا ہے بغیر صوتی لہروں کے اس کو سننے کے لئے ان کی ضرورت نہیں ہے لیکن ہمارے کان کو صوتی لہروں کی اور وہ بھی خاص حدود کے اندر مقید لہروں کی ضرورت ہے جن کو صرف انسان کا کان سن سکتا ہے۔ بعض دوسری لہریں ہیں جن کو بعض جانور سنتے ہیں انسان نہیں سن سکتا۔ میں یہ بتا رہا ہوں کہ اللہ بھی سنتا ہے اور انسان بھی سنتا ہے لیکن خدا تعالیٰ بغیر کسی مادے کی احتیاج کے، بغیر کسی کان کے سنتا ہے اور اس کو سننے کے لئے صوتی لہروں کی ضرورت نہیں ہے لیکن وہ سنتا ہے۔ جو دعائیں ہم کرتے ہیں وہ صوتی لہروں کے ذریعہ سے اس تک نہیں پہنچتیں بلکہ وہ ان کے بغیر ہی سنتا ہے ان لہروں کی اس کو ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں ہمیں آنکھوں کی ضرورت ہے۔ ہم دیکھتے ہیں ہمیں سورج کی روشنی کی، ہمارے اپنے وجود سے باہر کی ہمیں ضرورت ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے بغیر آنکھ کے اور دیکھتا ہے بغیر کسی اور نور کے۔ وہ تو خود ہر دو جہاں کا نور ہے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (سورۃ النور آیت ۳۶) پس جہاں بظاہر تھوڑا سا اشتباہ پیدا ہوتا ہے یا مماثلت پیدا ہوتی ہے وہاں بھی اسلام نے ہمیں جو تعلیم دی ہے وہ بڑا عظیم فرق بتاتی ہے خدا تعالیٰ کی صفات کے جلووں اور انسان کی کچھ تھوڑی سی مشابہت میں

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ

کو ہم اس معنی میں بھی لے سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا تھوڑا سا حصہ انسان کو یا دوسرے جانوروں کو ملا ہے۔ لیکن بڑا فرق ہے پس جہاں تک خدا تعالیٰ کی صفات کا تعلق ہے کوئی چیز اور کوئی وجود اس کی صفات میں شریک نہیں ہے۔

ہم اس اللہ پر ایمان لائے اس لئے ہمیں کسی غیر کا دروازہ کھٹکھٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔ نہ قبروں پر جا کر سجدہ کرنے کی ضرورت ہے نہ کسی پیر کی پرستش کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک خدا ہے ہمارا جس کی ہمیں احتیاج ہے اور وہ ایک در ہے جس کو ہم ضرورت کے وقت کھٹکھٹاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی اور در کو پہچانتے بھی نہیں۔ یہ ہے ہمارا عقیدہ

ہمارے اس اللہ نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرا محبوب ہے اور خدا نے ہمیں کہا کہ اگر تم میرا پیار حاصل کرنا چاہتے ہو تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتباع کرو۔ میں تم سے پیار کرنے لگ جاؤں گا۔ چونکہ ہمارے خدا نے یہ کہا اسی لئے ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا انتہائی عشق رکھتے ہیں کہ کسی انسان نے کسی دوسرے انسان سے نہ کبھی ایسا عشق کیا اور نہ کر سکتا ہے کیونکہ ہمارا عشق اپنی انتہائی بلندیوں کو پہنچا ہوا ہے اور دوسرے عشق اور پیار وہاں تک نہیں پہنچے۔ اور پہنچا اس لئے ہے کہ ہمارے رب نے ہمیں کہا کہ اگر تم میرا پیار حاصل کرنا چاہتے ہو تو میرے محبوب سے تم پیار کرو اس کے بندے بنو (قُلْ يٰعِبَادِيَ میں اس طرف اشارہ ہے) اور اس کی اتباع کرو میرا پیار تمہیں مل جائے گا۔

خدا تعالیٰ نے ہمیں کہا کہ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن عظیم کو نازل کیا اور یہ خدا کا کلام ہے۔ اور یہ

کامل اور مکمل شریعت

ہے اور قیامت تک کے انسانی مسائل کو حل کرنے والا ہے۔ ہم پہلے تو غیب پر ایمان لانے کی طرح اس پر ایمان لاتے لیکن جب خدا تعالیٰ کے اس عظیم کلام پر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ہاتھ میں پکڑایا ہم نے غور کیا جب ہم نے ادھوری عقلوں کو اندھیروں میں ادھر ادھر بھٹکتے دیکھا اور سر کے بل گرتے دیکھا اور مسائل حل کرنے کی بجائے مسائل پیدا کرنے والا پایا تو ہم نے محسوس کیا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن عظیم جیسی جو عظیم کتاب ہمیں دی ہے وہ ان ادھوری عقلوں کو روشنی عطا کرنے والی اور انسانی مسائل کو حل کرنے والی ہے اور اس کے بغیر انسان کا گزارہ ہی نہیں ہے۔ آج نہیں تو کل انسان کو اپنی بقا اور اپنی ترقیات کے لئے یہ حقیقت سمجھنی پڑے گی۔

اس اسلام پر ہم ایمان لائے ہیں وہ مذہب جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا اس پر ہم ایمان لائے ہیں کیونکہ خدا نے کہا تھا کہ اس پر ایمان لاؤ ہم قرآن کریم پر ایمان لائے ہیں۔

مذہب کا ایک حصہ فقہ ہے یعنی اپنے اجتہاد سے مسائل کے متعلق فتویٰ دینا! ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ہماری فقہ حنفی فقہ ہے یعنی امام ابو حنیفہؒ کی جو فقہ ہے وہ

جماعت احمدیہ کی فقہ

ہے اس اختلاف کے ساتھ کہ جہاں جماعت احمدیہ کا اجتہاد ہو گا وہاں جس حد تک یہ اجتہاد حنفی فقہ سے اختلاف رکھے گا۔ تو ہماری فقہ ہمارا اجتہاد ہو گا۔ لیکن جہاں جماعت احمدیہ کا اپنا کوئی اجتہاد نہیں وہاں ہم اپنے معاملات نکاح ورثہ وغیرہ میں حنفی فقہ کے تابع ہیں۔ لیکن بہت سی جگہ جہاں جماعت احمدیہ کے اجتہاد نے اختلاف کیا (میں یہ فقرہ جان بوجھ کر بول رہا ہوں میں جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا اجتہاد نہیں کہہ رہا بلکہ جماعت احمدیہ کے اجتہاد نے جہاں اختلاف کیا) وہاں ہم حنفی فقہ سے اختلاف کرتے ہیں۔ اور اس پر کوئی اعتراض بھی نہیں کیونکہ تمام فقہاء کا اور ان کی جو مختلف فقہیں ہیں حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی فقہ وغیرہ ہر ایک نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ فقہی مسائل میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ اور وہ قابل اعتراض بات نہیں۔ یہ متفقہ فیصلہ ہے کسی نے اس میں اختلاف نہیں کیا تو جو فیصلہ پہلے دے چکے اس میں دی گئی آزادی کے مدنظر اور جو نور ہم نے مہدی کے ذریعہ حاصل کیا اس کی وجہ سے ہمارا یہ حق ہے کہ ہم اجتہاد کریں اور جہاں ہمیں ایک نئی اجتہادی روشنی حاصل ہو وہاں ہم حنفی فقہ سے اختلاف کریں ورنہ جہاں یہ بات نہیں یا جب تک کسی مسئلہ کے متعلق یہ نہیں ہم حنفی فقہ پر عمل کرنے والے اور اس کے پابند ہیں۔

اللہ واحد و یگانہ ہمارا اللہ، ہمارا رب، محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم الانبیاء ہیں ہمارے رسول، قرآن عظیم ہماری کتاب اور

اسلام ہمارا مذہب ہے

یہ ہے عقیدہ ہمارا۔ کوئی اور سمجھے کہ ہمارا کچھ اور عقیدہ ہے تو اس کو ہم اس کے خدا کے حوالے کرتے ہیں کہ جو دلوں کا حال جاننے والا ہے۔ وہ آپ ہی فیصلہ کرے گا۔ یہاں فیصلے مشکل ہو جاتے ہیں اور مذہب کا تو اصل ثواب اور اس کی جزا مرنے کے بعد ملتی ہے پس جب انسان مرے گا۔ اور خدا کے حضور پیش ہو گا۔ تو وہ آپ ہی فیصلہ کر دے گا کہ کس کے دل میں کیا تھا۔ اور کس کے دل میں کیا نہیں تھا۔ بہر حال جو ہم محسوس کرتے ہیں اس کا اعلان کرتے ہیں۔ اور جو ہم محسوس کرتے ہیں اس کا اعلان کرتے رہیں گے۔ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اسلام سے دور لے جانے والی قرآن کریم سے ہمیں ہٹانے والی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق ہم سے چھیننے والی اور اللہ تعالیٰ سے ہمیں پرے لے جا کر دھتکارے ہوؤں میں شامل کرنے والی نہیں ہے۔ ایسا نہیں ہو گا۔ اگلی نسلوں کو بھی ہم کہتے ہیں کہ تم خوش ہو کہ ہم نے تمہارے ساتھ یہ عہد کیا ہے کہ تمہیں اسلام سے دور نہیں جانے دیں گے۔ کبھی کو اس کی اجازت نہیں دیں گے کہ وہ تمہیں اسلام سے پرے لے جائے لیکن ہمارے عہد تو کمزور انسان کے عہد ہیں اس لئے ہم ہمیشہ اپنے رب سے دعائیں کرتے ہیں کہ

اے ہمارے رب! ہم نے جو محسوس کیا اس کا اعلان کیا جو تیری محبت اپنے دلوں میں پائی اس کے مطابق ہم نے تجھ سے اپنے پیار کا اعلان کیا اگر کہیں کوئی کمزوری اگر کہیں کوئی کوتاہی ہے تو معاف کر اور ہماری کمزوریوں کو دور کر کے ہمیں واقعہ میں اور حقیقۃً اپنی نگاہ میں اپنے سچے عاشق بنا اور

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے خادم

بنا دے اور قرآن کریم کی عظمت کو ساری دنیا میں قائم کرنے کا جو بیڑا ہم نے اٹھایا ہے اس میں ہمارا ممد و معاون ہو۔ اور وہ دن جلد آئیں کہ جب دنیا کے خطہ خطہ اور کونہ کونہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہرانے لگے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار نوع انسانی کے دل جیت لے اور اپنے قدموں میں انہیں لے آئے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ

ربوہ ۲۱ صلح (جنوری) آج جامع مسجد اقصیٰ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز پڑھائی حضور نے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ جو لوگ خدا کے وجود پر ہی ایمان نہیں رکھتے وہ تو دعا کے قائل ہو ہی نہیں سکتے لیکن جو لوگ خدا پر ایمان لاتے ہیں وہ بھی مختلف گروہوں میں منقسم ہیں مثلاً بعض لوگ (جن کی اکثریت یہودیوں میں ہے) یہ سمجھتے ہیں کہ اب خدا سے ذاتی تعلق قائم نہیں ہو سکتا بہت سے عیسائی بھی یہی سمجھتے ہیں اور مسلمانوں میں بھی ایک بڑا گروہ قضاء و قدر کے ایسے معنے کرتا ہے کہ جس کے بعد دعا کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی مگر جماعت احمدیہ کے نزدیک صحیح اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ یہ تو درست ہے کہ انسان کے ساتھ خیر و شر لگی ہوئی ہے مگر خدا نے قضاء و قدر کو اسباب کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے اور اس کا تصرف قضاء و قدر پر بھی غالب ہے ظاہری اسباب کی طرح روحانی اسباب بھی اس نے پیدا کر رکھے ہیں۔ اور ان سب میں سے ایک بڑا سبب دعا ہے جس کے ذریعہ انسان اس سے ذاتی تعلق پیدا کرتا ہے اور جس کے نتیجہ میں ان ہونی باتیں بھی وقوع پذیر ہو سکتی ہیں پس ہمارا توکل ہمارا بھروسہ اور ہماری طاقت ان دعاؤں سے وابستہ ہے جو انتہائی تضرع سے کی جائیں اور جنہیں اللہ تعالیٰ قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔

آخر میں حضور نے فرمایا بعض ایام ایسے دعاؤں کی خاص ضرورت ہوتی ہے ملک میں انتخابات کا زمانہ بھی انہی میں شامل ہے اس لئے ملک میں انتخابات کے موجودہ نازک دور میں ہمیں خصوصیت کے ساتھ یہ دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ان انتخابات کے نتائج کو قوم و ملک اور ہمارے لئے ہر لحاظ سے مفید اور بابرکت کرے اور ان کے نتیجہ میں ملک کے استحکام و ترقی اور امن و آشتی کے سامان پیدا ہوں۔ آمین

مختلف ممالک کے احمدی احباب نے امسال مکہ معظمہ میں فریضہ حج ادا کیا

الحمد للہ علیٰ ذٰلک

اس سلسلہ میں موصولہ اطلاعات کے مطابق اس سال بھی متعدد ممالک کے احباب جماعت کو مکہ معظمہ میں فریضہ حج ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے الحمد للہ علیٰ ذٰلک چنانچہ اس سلسلہ میں الفضل مجریہ ۱۸/۱/۷۷ میں پہلے صفحہ پر نائیجیریا کے متعدد احباب جماعت کے فریضہ حج سے مشرف ہونے کی جو مفصل اطلاع شائع ہوئی ہے وہ بجنسہٖ ذیل میں نقل کرنے کے علاوہ بعض دیگر احباب جماعت کے متعلق بھی حج بیت اللہ کرنے کی سعادت پانے کی جو اب تک قادیان میں قدرے تفصیلی اطلاعات ملی ہیں ان کا خلاصہ بھی احباب جماعت کی دلچسپی اور علم کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔
ایڈیٹر بدر

-۱-

نائیجیریا کے احمدی احباب مکہ معظمہ میں فریضہ حج ادا کرنے کے بعد بخیریت اپنے وطن واپس پہنچ گئے

ربوہ ۱۷ جنوری۔ امسال بھی مختلف ممالک کے احمدی احباب کو اپنے اپنے ممالک سے مسلمانوں کی حیثیت سے فریضہ حج ادا کرنے کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی۔ دیگر ممالک کی طرح امسال نائیجیریا کے شہر جوس JOS سے بھی متعدد احمدی احباب حج پر گئے تھے مبلغ جوس (نائیجیریا) مکرم منیر احمد صاحب بسمل نے ۲۳ دسمبر کے مکتوب میں اطلاع دی ہے کہ جوس کے تمام احباب فریضہ حج ادا کرنے کے بعد مکہ معظمہ سے بخیریت وطن واپس تشریف لے آئے ہیں۔ انہوں نے حج کا فریضہ ادا کرنے کے علاوہ اپنے قیام حجاز کے دوران اپنے ہم وطن نائیجیرین بھائیوں کو تبلیغ بھی کی اور انہیں جماعت احمدیہ کی طرف سے جاری کردہ غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم سے متعارف کرایا۔

جوس نائیجیریا کے شمال مشرق میں ایک صحت افزا پہاڑی مقام ہے جو سطح سمندر سے چار ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے اس کے اردگرد چھ ہزار فٹ بلند پہاڑی چوٹیاں ہیں یہ نہایت خوشگوار آب و ہوا اور دلکش قدرتی مناظر کی وجہ سے بہت مشہور ہے اور اسے بیش قیمت معدنیات سے مالا مال۔ وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ قائم ہے جو نہایت مخلص دیندار اور فدائی مسلمانوں پر مشتمل ہے جولائی ۱۹۷۶ء میں جماعت احمدیہ نائیجیریا کے زیر اہتمام دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی عظیم الشان نمائش اسی شہر میں منعقد ہوئی تھی جس سے نائیجیریا کے ہزاروں باشندوں نے استفادہ کیا تھا۔ اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو جی بھر کر سراہا تھا۔ (الفضل ربوہ ۱۸/۱/۷۷)

-۲-

کینیڈا کے الحاج چوہدری عبد الرشید صاحب اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ یکم فروری کو قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲/۲ کو ہندوستان کے بعض دیگر قابل دید مقامات دیکھنے کے لئے روانہ ہوگئے آپ دونوں میاں بیوی ان خوش نصیب احمدی افراد میں سے ہیں جن کو بھی اس سال مکہ معظمہ پہنچ کر فریضہ حج بیت اللہ بجا لانے کی خصوصی سعادت حاصل ہوئی الحاج چوہدری عبد الرشید صاحب نے مورخہ ۲/۲ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت محترم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے اپنے حالیہ سفر حج کے ایمان افروز حالات پوری تفصیل اور جامعیت کے ساتھ سنائے انہوں نے بتایا کہ ہم دونوں حج کے شروع ہونے سے چند روز قبل ہی کینیڈا سے بذریعہ طیارہ حجاز مقدس پہنچ گئے پہلے ہم نے عمرہ کرنے کی سعادت پائی اور اسلام کے روحانی غلبہ اور احمدیت کو اسلام کی بہتر طور خدمت بجا لانے کی توفیق ملتے رہنے کے لئے دعا کی تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ حج بیت اللہ سے فراغت کے بعد ہم دونوں کو مدینہ منورہ کی زیارت اور وہاں مسجد نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ مکہ معظمہ میں اس مقام کی بھی زیارت کا موقعہ ملا جہاں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی اور اب اس جگہ ایک لائبریری بنی ہوئی ہے اسی طرح وہاں بعض بزرگان کے مقابر پر بھی جا کر دعا کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے واضح کیا کہ اپنے ملک کینیڈا سے حج بیت اللہ جانے کے سلسلہ میں کسی طرح کی کوئی دقت واقع نہیں ہوئی۔ اور خدا کا شکر ہے کہ ہمیں دس ہزار ڈالر ادا کر کے بیت اللہ شریف کے قریب ہی ایک کمرہ ایام حج کے قیام کے لئے مل گیا چونکہ ہمیں بہت جلد واپس لوٹنا تھا۔ اس لئے ہم نے مجموعی طور پر صرف چند روز ہی اس کمرہ میں قیام کیا۔ حج بیت اللہ اور مدینہ منورہ کی زیارت کے بعد واپسی پر ہم دونوں کو ربوہ جانے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان سلسلہ سے ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ایک دعوت ولیمہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت اقدس کے قریب ہی بیٹھنے اور حضور سے کافی وقت دینی گفتگو سننے اور کرنے کا موقعہ ملا جب خاکسار نے اپنے اور اپنی اہلیہ کے فرائض حج ادا کرنے کا ذکر کیا تو حضور نے یہ پُرمسرت اور ایمان افروز خبر بھی سنائی کہ آپ کے علاوہ متعدد دیگر احباب جماعت کو بھی اسی سال حج بیت اللہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی حتیٰ کہ ایک احمدی کے بارہ میں دوران حج کسی نے پولیس میں شکایت کی کہ یہ تو احمدی ہیں جب پولیس والوں نے انہیں طلب کیا اور دریافت کیا تو ان کے اثبات میں جواب دینے پر پولیس والوں نے ان سے کلمہ شریف سنانے کو کہا اس احمدی نے کلمہ شریف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پوری صحت کے ساتھ سنایا اور واضح کیا کہ ہم لوگ اسلام کے تمام بنیادی عقائد کے ماننے والے اور ان پر پوری عزیمت سے عمل کرنے والے ہیں تو پولیس نے یہ کہکر چھوڑ دیا کہ یہ صاحب جب کلمہ پڑھتے ہیں اور مسلمان ہیں ہم ان کو حج کی سعادت بجا لانے سے روک نہیں سکتے۔

تقریر کے آخر میں آپ نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے بیان کیا کہ حج کے بعد ہم دونوں کی یہ خواہش بھی تھی کینیڈا واپس لوٹنے سے قبل قادیان کے مقامات مقدسہ کی بھی زیارت کریں۔ سو الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی توفیق بھی دی اس پر احباب جماعت سے اپنے سفر کے بخیر و عافیت مکمل ہونے اور بخیریت واپس پہنچنے کے لئے دعا کرتے رہنے کی درخواست کی نیز یہ بھی درخواست کی کہ جس بڑے شہر میں میں رہائش رکھتا ہوں اس میں صرف ہمارے چھ احمدی گھرانے ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اسلام و احمدیت کا پورا نمونہ وہاں کی کثیر غیر مسلم آبادی کے سامنے پیش کرنے کی توفیق ملتی رہے اور ساتھ ہی ان تک جو اسلام کا پیغام پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت دعوے اور سعید روحوں کو جلد ہدایت قبول کرنے کی توفیق دے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے بھائی اور بہن کے حالیہ سفر کو ہر طرح موجب برکت اور سعادت بنا دے اور ان کے جملہ متعلقین کو ہمیشہ ہی احمدیت و اسلام کا اعلیٰ اور موثر نمونہ دکھانے اور راہ ہدایت کی تبلیغ کرتے رہنے کی توفیق دے آمین

-۳-

تیسرے نمبر پر حیدرآباد کی ایک احمدی بزرگ خاتون کے اس سال حج بیت اللہ کی سعادت پانے کی دلچسپ اور ایمان افروز اطلاع ہے۔

محترمہ مرزا بیگم صاحبہ معلمہ سینئر ہائی اسکول ہیرا کالج حیدرآباد جو ہمارے مشہور و معروف دوست مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی کی ہمشیرہ ہیں۔ موصوفہ اپنے بیٹوں سے ملنے کے لئے برطانیہ گئی ہوئی تھیں وہاں سے واپسی پر انہیں بھی حج بیت اللہ کی سعادت

حاصل ہوئی۔ موصوفہ نے اپنے حج کے جو مختصر حالات محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی خدمت میں لکھ کر بھیجے ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ:۔

اللہ پاک کا بڑا فضل ہے کہ اس نے مجھ ناچیز گنہگار کو بڑے اچھے طریقہ سے فریضہ حج ادا کرنے کی توفیق دے دی اور چھ سات سال کی دلی تڑپ کو پورا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے گھر میں جانے اور پیارے رسول کے روضۂ اطہر کی زیارت کر کے سکون قلبی کا سامان کر دیئے۔ الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات۔ میں نے لنڈن سے ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی درخواست کی کہ حضور میرا ارادہ حج کو جانے کا ہے دعا فرمائیں تو حضور نے فرمایا ضرور جائیے آپ کو کوئی نہیں روکے گا۔ اس سے میرے دل کو اطمینان ہوا چنانچہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر سفر حج کو روانہ ہوگئی۔ میں اکیلی تھی جن کو ساتھ لے جانا تھا۔ وہ اتفاق سے بعض ناگزیر حالات کے سبب جا نہ سکے لیکن جب میں جدہ پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ پاکستانی زائرین کے ساتھ مجھے رکھا۔ وہ میرے کھانے پینے کا بہت خیال رکھتے۔ میں انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری زمانہ کے بارہ میں احادیث اور حضور کی دعائیں بتاتی۔ میں جب مکہ معظمہ پہنچی تو اپنے ہم وطن حیدرآبادیوں، مدراسیوں کی تلاش کی لیکن مجھے تربیلہ ڈیم ضلع ہزارہ (پاکستان) کے رہنے والے ایک غیر احمدی انجینئر اور ان کی بیوی اور رشتہ دار مل گئے۔ ان لوگوں نے بھی ہر وقت میری بڑی مدد کی میرا خاص خیال رکھا حتیٰ کہ لباد تا... میرا سامان خود ہی اٹھاتے میرے کھانے کا بھی انتظام کرتے۔ تمام مناسک حج ادا ہونے تک انہیں کے ساتھ رہی جب مدینہ منورہ کو جانے لگی تو ان کا ساتھ چھوٹ گیا مگر خدا تعالیٰ نے پاکستانیوں سے ہی ملا دیا ہم لوگ ایک ٹیکسی میں تھے جس میں پاکستانی غیر احمدی ڈاکٹر ان کی بیوی اور دو بچے تھے یہ لوگ[1] ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ جب ہماری ٹیکسی مکہ شریف سے باہر نکلی تو باتوں باتوں میں انہوں نے کہا ایک فرقہ قادیانی نکلا ہے ان کا مذہب الگ ہے وہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے وہ اپنا نبی الگ بناتے ہوئے ہیں اس لئے ان کو کافر کہتے ہیں ان کو پاکستان میں غیر مسلم کہا گیا ہے اس لئے ان کو حج کو آنے ہی نہیں دیتے میں نے ان کی یہ باتیں سن کر جواب دینا شروع کیا اور کہا میں (احمدی) ہوں اور ابھی حج کر کے روضۂ انور پر جا رہی ہوں کہنے لگے آپ لوگ تو خاتم النبیین کو مانتے نہیں پھر کیسے مدینہ شریف جا رہے ہیں میں نے بتایا یہ سب غلط ہے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خاتم النبیین اور اپنا محبوب آقا تسلیم کرتے اور آپ کا کلمہ پڑھتے ہیں اس موقعہ پر میں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وہ اشعار بھی ان کو سنائے جو حضور علیہ السلام نے اپنے آقا و مطاع سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمائے ہیں اور بتایا کہ اس عشق و محبت کی چنگاری تمام احمدیوں کے دلوں میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی سلگائی ہوئی ہے اس موقعہ پر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ احادیث جو امام مہدی کے ظہور اور آخری زمانہ کے بارہ میں ہیں سنائیں اور بتایا کہ امام مہدی کی تعلیمات پر چلتے ہوئے تمام احمدی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق و محبت سے سرشار رہتے ہیں۔ اور ہر وقت ان کی زبان پر درود شریف رہتا ہے۔ اور حضور کے اسوۂ حسنہ کو اپنی عملی زندگی کا سرمایہ بنائے ہوئے ہیں۔ میں نے اپنی کاپی پر نعوت حدیث سے نوٹ کئے ہوئے بہت سے نعت نبوی پر مشتمل اشعار بھی سنائے ہر کا سب باتیں سن کر وہ حیران بھی ہوتے تھے اور سوالات بھی دریافت کرتے تھے خدا کا فضل تھا کہ میں نے ان کے سب سوالات کا تسلی بخش جواب دیا۔

ہم لوگ صبح نو بجے مدینہ شریف پہنچے تین چار دن تک انہوں نے مجھے بھی اپنے ہی کمرہ میں ٹھہرایا اور کھانا بھی اپنے ساتھ مجھے کھلاتے دن رات بس سلسلہ احمدیہ کی ہی باتیں کرتے اور قرآن و حدیث سے امام مہدی کے آنے اور عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آتے رہنے کی ساری باتیں بڑی توجہ سے سنتے رہے ہیں جب کسی آیت کریمہ کا ذکر کرتی تو چونکہ اس وقت کسی کے پاس ترجمہ والا قرآن کریم نہ تھا وہ قرآن کریم پر ان آیات پر نشان لگاتے جاتے اپنے ہر سوال کا جواب سن کر بڑے خوش ہوتے۔

ایک دن ان کے دور کے رشتہ دار (جو وہ بھی پاکستانی کے ہی تھے) انہیں ملنے ان کی قیام گاہ پر آگئے تو انہوں نے اپنے رشتہ داروں سے کہا کہ یہ محترمہ بڑی نیک ہیں ان کے ساتھ رہنے سے ہمیں ایسی ایسی دینی معلومات حاصل ہوئی ہیں کہ بڑے بڑے عالموں سے معلوم نہیں ہوئی تھیں۔ یہ تو بہت عالمہ دین ہیں ان کے ساتھ

[1] ان سب کے اسماء ادارہ کی طرف سے مصلحتاً حذف کر دیئے گئے ہیں (بدر)

ہمارا وقت بڑا ہی اچھا گزر رہا ہے۔ اور یہ بھی خواہش کی کہ میں آپ سے ہی اپنی بچی کو قرآن شریف شروع کرواتی تو میری خوش قسمتی تھی لیکن آپ جلدی جا رہی ہیں اور یہاں کوئی ایسا موقع بھی نہیں ہے میں نے انہیں بتایا کہ میں نے لنڈن میں چار بچوں کو قرآن کریم پڑھایا ہے تو وہ یہ بات سن کر بہت خوش ہوئے میں نے انہیں بتایا کہ آپ کو ربوہ سے قاعدہ یسرنا القرآن لے کر اپنی بچی کو اس سے قرآن کریم پڑھانے کا بندوبست کریں اور قرآن کریم پڑھانے کا طریقہ بھی بتایا اس پر بہت خوش ہوئے اور دن رات اسلامی باتیں صحیح اسلام پر ہمارے عمل کو سن کر اور دیکھ کر خود کہنے لگے کہ آپ جیسے لوگوں کو کافر کہنے والے خود کافر ہیں۔

مدینہ منورہ سے جدہ کے لئے روانہ ہوئی تو اس موقعہ پر بھی کیرالہ کے رہنے والوں کا ساتھ ہو گیا ان سے بھی احمدیت کا ذکر چل پڑا وہ بھی دلچسپی سے میری باتیں سنتے رہے جو سوال کیا کرتے میں اس کا تسلی بخش جواب دیتی جدہ ائیرپورٹ پر لنڈن ساؤتھ آل کے رہنے والی میمن عورتیں جو حج کر کے لنڈن جا رہی تھیں انہیں بھی احمدیت کے بارے بتایا آخری زمانہ میں مسلمانوں کے بگڑ جانے امام مہدی کے ظاہر ہو کر ان کو پھر سے صحیح اسلام پر کاربند کرنے کے بارہ میں پیشگوئیاں سنائیں اور بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب امام مہدی آئے گا تو اس کا آنا میرا آنا ہوگا اس کا ماننا میرا ماننا ہوگا۔ اس کے اور تمہارے درمیان اگر برف کے پہاڑ بھی ہوں تو تم گھٹنوں کے بل جاؤ اور اس کو میرا سلام پہنچاؤ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ احادیث بھی بتائیں کہ امام مہدی کے ظاہر ہونے پر ان ماننے والے ان پر کفر کے فتوے لگائیں گے جب انہوں نے سنا کہ پاکستان میں تو احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اس لئے ان کو حج پر جانے سے روکا جاتا ہے میں نے قرآن کریم کی آیات اور اس کا ترجمہ بتلا کر ان کو بتایا کہ حج سے روکنا اللہ پاک کے گھر سے روکنا کس کا کام ہے اور ایسا کرنے والوں پر خدا تعالیٰ کی کیسی وعید آئی ہے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حج سے روکنے والے کون لوگ تھے یہ سب تفصیل سے واضح کیا اس پر انہوں نے کہا خالہ جان میں حقیقت میں اندھی تھی۔ آپ نے مجھے آنکھیں عطا کی ہیں۔ کسی نے ہم کو ایسا نہیں سمجھایا میں آپ کی بے حد ممنون ہوں جب آپ لنڈن آئیں تو ہمارے ہاں ضرور تشریف لائیں اس پر ہم نے لنڈن کے ایڈریسز کا تبادلہ کیا۔ جدہ سے بمبئی کے لئے جہاز نے پرواز کی تو رستہ میں دوبئی میں کئی سواریاں اتریں اور جگہ کشادہ ہوگئی۔ تو ایک حاجن صاحبہ میرے پاس میں آکر بیٹھ گئیں علیک سلیک اور کچھ گفتگو کے بعد انہوں نے احمدیوں کا ذکر چھیڑ دیا وہ کیرالہ کے کسی گاؤں کی رہنے والی تھیں انہیں بھی احمدیوں کے بارہ میں بہت سی غلط فہمیوں میں مبتلا کر رکھا تھا میں نے ان کی سب باتوں کا تسلی بخش جواب دیا اور احمدیت کی خوب تبلیغ کرتی رہی انہیں بتلایا کہ ہمارے ایک مبلغ صاحب کی ایک کتاب "راہ حق" پڑھ کر دیکھیں اس کا خلاصہ سن کر وہ بھی ہماری باتوں کی قائل ہو گئیں جب ہمارا ہوائی جہاز بمبئی پہنچا تو موصوفہ نے اپنے بھائیوں اور بھاوج سے مجھے ملایا اور بتایا کہ یہ احمدی ہیں اور حج کر کے آ رہی ہیں خاتم النبیین کے بارے میں ان کو بھی احمدیہ نقطہ نظر سے واقف کراتے ہوئے۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے بارے ان کی غلط فہمیوں کو مدلل طور پر دور کیا میری باتوں کو سن کر وہ سب بہت ہی متاثر ہوئے اور کہا آپ نے بہت اچھی باتیں بتائی ہیں افسوس کہ ہمارے عالموں نے احمدیوں کے بارہ میں سراسر غلط باتیں مشہور کر رکھی ہیں آج ہمیں اصل حقیقت کا پوری طرح علم ہوا ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ میرا سفر حج بہت ہی اچھی طرح سے طے ہوا۔ اور خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے احمدیت کے بارہ میں واقف اور آگاہ کرنے کا موقعہ دیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس عاجزہ بندہ گنہگار خاتون کی تمام دعائیں قبول فرمائے اور ان کی تمام نیک مرادیں انہیں دے آمین۔

ولادت اور درخواست دعا

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کی بیٹی عزیزہ ... بیگم صاحبہ اہلیہ عزیزم شمیم الہدیٰ صاحب کلکتہ کو ۲۵ جنوری ۱۹۷۷ء کو فرزند عطا فرمایا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح بنائے خادم دین بنائے اور لمبی عمر دے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو آمین

خاکسار مشیر احمد امینی از بمبئی

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۶ء

۱

مذہب کی ضرورت عصرِ حاضر میں

از مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

حضرات! خاکسار اس وقت "مذہب کی ضرورت عصرِ حاضر میں" کے موضوع پر کچھ عرض کرتا ہے۔ انسان کے مقصدِ حیات تک پہنچنے کے راستہ کو مذہب کہتے ہیں۔ مذہب ایک طرف تعلق باللہ۔ تو دوسری طرف حقوق العباد کی ادائیگی اور تیسری طرف طہارت و پاکیزگیٔ نفسِ انسانی کا ذریعہ ہے اور اس کا مرکزی نقطہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس لئے مذہب کی ضرورت صرف عصرِ حاضر سے ہی متعلق نہیں۔ بلکہ اس کی ضرورت ازل سے تھی اور ابد تک رہے گی۔

عصرِ حاضر میں مذہب کی ضرورت

چونکہ عصرِ حاضر میں دنیا علم و سائنس۔ فلسفہ و ... ت۔ اور ٹیکنالوجی کی ترقی سے سرشار ہو کر خدا تعالیٰ کو بھول کر اپنے مقصدِ حقیقی سے دور جا رہی ہے۔ اور اخلاقی اقدار کو فراموش کر کے دلوں کے سکون، نیکی اور امن کو بھی برباد کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ایٹم بم یا ہیڈروجن بم۔ نائٹروجن بم اور نائٹرون بم ایک سے بڑھ کر ایک تباہی کے آلات سائنس کی ہی پیداوار ہیں۔ اور بعض لوگ مذہب کو افیون قرار دے کے بے راہ روی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور بعض مذہب کو علمی اور سائنسی ترقی میں روک سمجھ رہے ہیں۔ اور بعض لوگوں کا یہ نظریہ ہے۔ کہ انسان بغیر کسی الہامی شریعت کی امداد و رہنمائی کے ایک با مقصد اور بامراد زندگی بسر کر سکتا ہے۔ یہ لوگ مذہب کا نہ صرف مذاق اڑاتے ہیں۔ بلکہ دنیا سے مذہب کو مٹانے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ اس لئے ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں مذہب کی ضرورت۔ اُس کی غرض و غایت اور اُس کے روحانی و اخلاقی فوائد کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے اور مذہب کے بارہ میں معترضوں اور لامذہب لوگوں اور دہریوں کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا بھی ازالہ کیا جائے۔ اور بتایا جائے۔ کہ مذہب ایک مثبت حقیقت ہے۔ جس کی تعلیمات جسموں اور روحوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اور جس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر انسان دینی اور دنیوی علوم حاصل کر سکتا ہے۔ اور ہر فن اور میدان میں ترقی کر سکتا ہے۔ مذہب علم و سائنس کی ترقی کی راہ میں روک نہیں۔ بلکہ علوم و فنون کی ترقی میں ممد و معاون ہے۔ مذہب اگر ایک طرف محبت الٰہی کو پیدا کر کے دلوں کو سکون و اطمینان بخشتا ہے تو دوسری طرف انسان میں اخلاقِ فاضلہ پیدا کر کے اخوتِ عامہ کو قائم کرتا اور دنیا میں شانتی و امن کو فروغ دیتا ہے۔

مذہب اور روس

روس میں جنگِ عظیم اوّل کے بعد جو سیاسی انقلاب برپا ہوا۔ اور زار کی مطلق العنان حکومت ختم ہو کر کمیونسٹ حکومت قائم ہوئی۔ تو اس حکومت کی سرپرستی میں کارل مارکس (جو کمیونزم کا بانی کہلاتا ہے۔) کے نظریات کو لے کر مذہب کے خلاف ایک شدید طوفان اُٹھا۔ اور مذہب کو دُنیا سے مٹانے کے لئے ایک زبردست مہم جاری کی گئی۔ اور مذہب کے خلاف زبردست پراپیگنڈا کیا گیا اور کیا جا رہا ہے۔ مگر ہم احمدی بفضلہٖ تعالیٰ اِس پراپیگنڈا سے قطعاً مرعوب و متاثر نہیں۔ کیونکہ

(الف) روس میں ۱۹۱۸ء میں جو سیاسی انقلاب آیا۔ اس کے متعلق بھی ایک مذہبی انسان حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السّلام نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر ۱۹۰۵ء میں ہی یہ اعلان فرما دیا تھا کہ

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار"

چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق روس کے مطلق العنان عیسائی بادشاہ زار کا زوال ہوا۔ اور اُس کا اقتدار ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔ پس روس کا موجودہ انقلاب تو خود خدا تعالیٰ کی زندہ ہستی کے موجود ہونے کا ایک ثبوت ہے۔ اور مذہب کی حقانیت پر ایک زبردست دلیل۔

(ب) پھر اُسی علیم و خبیر خدا نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو بشارت دی ہوئی ہے کہ

(i) "مَیں نے دیکھا کہ زارِ روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں آگیا ہے۔ وہ بڑا لمبا اور خوبصورت ہے"

(تذکرہ صفحہ ۸۲۸ ایڈیشن دوم)

(ii) حضور علیہ السّلام اپنی ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"مَیں اپنی جماعت کو رشیاہ کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں"

(تذکرہ صفحہ ۸۱۳ ایڈیشن دوم روایت شیخ عبدالکریم صاحب جلدساز)

اِن بشارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روس میں الحاد و دہریت کا موجودہ دَور عارضی ہے۔ انشاء اللہ عنقریب وہاں ایک نیا روحانی انقلاب آئے گا۔ جو اسلام اور احمدیت کی ترقی و اشاعت کا باعث ہوگا۔ اور ہم احمدی پُر اُمید اور پُر یقین ہیں کہ یہ خوش آئند وقت ضرور آئے گا۔ انشاء اللہ۔

(ج) اِسی سلسلہ میں ہمارے سامنے جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ تاریخی خطاب ہے۔ جو حضور نے ۲۸ جولائی ۱۹۶۷ء کو لنڈن کے وانڈزورتھ ہال میں فرمایا۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے ایک تیسری جنگ کی بھی خبر دی ہے۔ جو پہلی دونوں جنگوں سے زیادہ تباہ کن ہوگی دونوں مخالف گروہ ایسے اچانک طور پر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے۔ کہ ہر شخص دم بخود رہ جائیگا آسمان سے موت اور تباہی کی بارش ہوگی اور خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ نئی تہذیب کا قصرِ عظیم زمین پر آرہے گا۔ دونوں متحارب گروہ یعنی روس اور اُس کے ساتھی اور امریکہ اور اُس کے دوست ہر دو تباہ ہو جائیں گے۔ اُن کی طاقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگی۔ اُن کی تہذیب و ثقافت برباد اور اُن کا نظام درہم برہم ہو جائیگا۔ بچ رہنے والے حیرت اور استعجاب سے دم بخود اور ششدر رہ جائیں گے۔ **روس کے باشندے نسبتاً جلد اِس تباہی سے نجات پائیں گے اور بڑی وضاحت سے یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ اس ملک کی آبادی پھر جلد ہی بڑھ جائیگی۔ اور وہ اپنے خالق کی طرف رجوع کریں گے اور اُن میں کثرت سے اسلام پھیلے گا اور وہ قوم جو زمین سے خدا کا نام اور آسمان سے اُس کا وجود مٹانے کے لئے شیخیاں بگھار رہی ہے۔ وہی قوم اپنی گمراہی کو جان لے گی اور حلقہ بگوش اسلام ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید پر پختگی سے قائم ہو جائیگی۔** شاید آپ اِسے ایک افسانہ سمجھیں۔ مگر وہ جو اس تیسری عالمگیر تباہی سے بچ نکلیں گے اور زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے۔ کہ یہ خدا کی باتیں ہیں۔ اور اُس قادر و توانا کی باتیں ہمیشہ پوری ہی ہوتی ہیں۔ کوئی طاقت اُنہیں روک نہیں سکتی۔ پس تیسری عالمگیر تباہی کی انتہا اسلام کے عالمگیر غلبہ اور اقتدار کی ابتدا ہوگی۔ اور اس کے بعد بڑی سُرعت کے ساتھ اسلام ساری دُنیا میں پھیلنا شروع ہوگا۔ اور لوگ بڑی تعداد میں اسلام قبول کریں گے۔ اور یہ جان لیں گے۔ کہ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے اور یہ کہ انسان کی نجات صرف محمد رسول اللہ صلعم کے پیغام کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے"

(امن کا پیغام اور ایک حرفِ انتباہ صفحہ ۱۹)

پس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا یہ خطاب جو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیشگوئیوں کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ ہم احمدیوں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ کہ ہم عزم و ہمت کے ساتھ اور پورے یقین و وثوق سے اپنی مذہبی اور تبلیغی سرگرمیوں کو جاری رکھیں کہ مذہب اسلام کا مستقبل درخشندہ ہے۔ اور بالآخر دنیا کا رجوع مذہب اور زندہ مذہب اسلام ہی کی طرف ہوگا۔ اور موجودہ لادینی پراپیگنڈا نہ ہمارے عزم کو کمزور کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی ہمارے استقلال میں کوئی لغزش۔ کیونکہ کامیابی و فتح خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے مقدر فرمائی ہوئی ہے۔

روس میں لامذہبیت اور اُس کا ردِّ عمل

کمیونسٹ روس نے جب سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی کرتے ہوئے اپنا پہلا راکٹ space میں داغا تو ماسکو ریڈیو سے مسخرانہ اعلان کیا گیا۔

"Moscow Radio last night challenged God to work a miracle. "what sort of a god is He." If He cannot even prove he existence.... If Almighty God really does exist why does He not work at least one real miracle so that no one could have any doubt about His reality?"
(Dawn Karachi 16-7-1959)

"گزشتہ رات ماسکو ریڈیو سے خدا کو چیلنج دیا گیا۔ کہ وہ کوئی معجزہ دکھائے۔ کہ وہ کس قسم کا خدا ہے۔ کیا وہ اپنی ہستی کو بھی ثابت نہیں کر سکتا۔ اگر واقعی خدا موجود ہے تو وہ کم از کم ایک حقیقی نشان کیوں نہیں دکھاتا۔ تاکہ اُس کی حقانیت کے بارہ میں کوئی شبہ نہ کر سکے۔" (اخبار ڈان کراچی ۱۶ جولائی ۱۹۵۹ء)

اس کے بعد مسٹر گاگرین جو روس کا پہلا spaceman تھا جس نے اس راکٹ میں فضا (space) کا چکر لگایا تھا۔ انڈونیشیا کا دورہ کرتے ہوئے ایک پریس کانفرنس میں مسخرانہ انداز

میں کہا۔ کہ میں نے تو فضاء میں کئی چکر لگائے مگر مجھے تو کوئی خدا نظر نہیں آیا۔ تب ایک نامہ نگار نے برجستہ کہا کہ

"مسٹر گاگرین آپ تو اپنے راکٹ کے کیبن میں بند تھے۔ آپ کو کیسے خدا نظر آتا ذرا کیبن سے باہر جا کر space میں قدم رکھتے۔ تو خدا نظر آجاتا"

خدا تعالے کی ہستی کا مذاق اُڑانے والا گاگرین بالآخر ہوائی حادثہ کا شکار ہو گیا ہلاک ہو گیا۔ ممکن ہے کہ اُس وقت اُسے خدا نظر بھی آگیا ہو!

مگر یہی روس جس کے زاروں کی مطلق العنان حکومت کا استبدادی دور تھا۔ جس کا سرکاری مذہب عیسائیت تھا عوام پر سرمایہ داروں اور پادریوں اور مذہبی اجارہ داروں کا ایسا تسلط تھا۔ جس کی وجہ سے عوام کی اقتصادی حالت نہایت ہی کمزور و خستہ تھی۔ جو انقلاب روس کا باعث بنی۔ اور اس انقلاب کے نتیجہ میں کمیونزم نے وہاں اپنے قدم مضبوطی سے جمائے۔ اور الحاد و دہریت کا دور شروع ہوا۔ پروان چڑھا۔ مگر اب اسی روس میں "مذہب اور اُس کی ضرورت" کے بارہ میں ریسرچ ہو رہی ہے۔ ایک روسی مصنف نے "Psychic discoveries behind the iron curtain."

"سائیکک ڈسکوریز بی ہائنڈ دی آئرن کرٹن" لکھی ہے۔ جس میں مذہب کی ضرورت۔ الہامات اور پیشگوئیوں کی حقیقت کے بارہ میں اس ریسرچ کو بیان کیا ہے۔ نیز لکھا ہے۔ کہ جسم میں ایک روح ہے۔ پھر انسانی جسم کے ساتھ ساتھ ایک روحانی جسم بھی ہے۔ جس کو "Helo" کہتے ہیں جس طرح سورج اور چاند کے گرد "ہالہ" (روشنی کا گول چکر) ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر انسان کے ساتھ ساتھ اس کا ایک نورانی جسم بھی ہے۔ جسے Helo کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

چنانچہ روس کے زیر اقتدار بعض ممالک میں مذہب کے حق میں ایک رو پیدا ہو رہی ہے۔ اور نوجوانوں میں مذہب کے بارہ میں تجسس اور رجحان بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ۱۹۷۳ء میں جب ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے نے یورپ کا دورہ کیا اور آپ سوئٹزرلینڈ بھی تشریف لے گئے۔ تو مختلف ممالک اور قوموں کے نوجوانوں نے آپ کی ذات میں بہت دلچسپی لی۔ کسی پریس رپورٹر نے دریافت کیا۔ کہ زیادہ تر نوجوان طلبہ کا آپ کے ارد گرد ہے ایسا کیوں ہے؟ تو حضور نے فرمایا۔ کہ نئی نسل مذہب کی طرف آرہی ہے۔ اور وہ اسلامی تعلیمات سے متأثر ہے۔ چونکہ میں مذہب اور اسلام کا ایک Symbol نشان ہوں۔ اس لئے نوجوان میری طرف زیادہ راغب ہیں۔ نعم ما قال المسیح الموعودؑ ؎

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار

دُنیا کے ممالک میں مذہبی رجحان

اگر ہم دُنیا کے مختلف ممالک پر ایک اچٹتی ہوئی نظر ڈالیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے لوگ اِس مشینی دور اور مادّیت کی پیداوار لادینیت اور الحاد سے اور اُس کے خطرناک نتائج و عواقب سے تنگ آکر قلبی سکون کے حصول کے لئے پھر سے مذہب کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ چنانچہ

(۱)۔ امریکہ اور یورپ کے بعض نوجوان تو روحانی سکون کی تلاش میں اپنے وطنوں کو چھوڑ کر دوسرے مقامات کا سفر کر رہے ہیں۔ کہیں یوگا کا سبق لے رہے ہیں اور کہیں ہرے راما ہرے کرشنا کا ورد کر رہے ہیں اور کہیں تصوف کے درس کو اپنا رہے ہیں۔ البتہ بعض اُن میں سے غلط طریق اختیار کر کے ہپی ازم کا شکار ہوتے اور نشہ آور گولیاں استعمال کر کے۔ بھنگ اور چرس پی کر ؎

دم مارو دم ـــ مٹ جائے غم

کا نعرہ لگا کر اسی نشہ کی ترنگ میں سمجھتے ہیں۔ کہ ہم نو اسی طرح ذہنی سکون حاصل ہو گیا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ مذہبی اور اخلاقی اقدار کو فراموش کر کے اور منشیات کے عادی بن کر یہ نوجوان ذہنی سکون حاصل کرنے کی بجائے مزید ذہنی بے اطمینانی کا اضطراب کا شکار ہو جاتے ہیں۔

(۲)۔ یورپ و امریکہ میں نوجوانوں کے نئے نئے Pop-Songs ہوتے ہیں۔ اُن میں مذہب اور مذہبی شخصیتوں سے محبت کا اظہار ہوتا ہے جیسے Jesus Christ a super star. اور یہ فطرت کی آواز ہے۔ چنانچہ حالیہ ہی میں اخبار نشیمن بنگلور اپنی ۲۱ دسمبر ۱۹۷۶ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے۔

"آپ اِس بات پر مشکل ہی سے یقین کریں گے۔ کہ امریکہ اور برطانیہ میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لمبے لمبے جلوس یہ نعرے لگاتے ہوئے نکل رہے ہیں۔ کہ جب تک تم اللہ کو مختار کل مان کر انجیل کی ہدایات پر عمل نہیں کرتے۔ اُس وقت تک تمہیں امن اور سکون نصیب نہیں ہوگا۔ نوجوان جلسوں میں بھی علی الاعلان کہہ رہے ہیں۔ کہ مادّیت سے انسان کو اطمینان قلب حاصل نہیں ہو سکتا۔ روحانیت ہی سے انسان ذہنی طور پر اطمینان حاصل کر سکتا ہے۔ دانشوروں کا کہنا ہے۔ کہ مغربی ممالک میں روحانیت کی تحریکیں بڑے زور شور سے اسی لئے چل رہی ہیں۔ کیونکہ وہاں کے باشندے مشینی زندگی سے تنگ آگئے ہیں۔"

(۳)۔ امریکہ کے کالے لوگوں میں عالیجاہ محمد کی تحریک پروان چڑھ رہی ہے۔ اُن کے اتحاد کا ذریعہ بھی مذہب ہی ہے۔ اب خوبصورتی کا تصور بھی اُن کے ہاں بدل گیا ہے۔ اُن کے نزدیک ہر کالی چیز خوبصورت ہے۔ جیسے کالی مٹی۔ کالی عورت اور Black Prophet۔ اب اِن لوگوں کو ہر black کالی چیز پسند ہے۔

امریکہ کے سفید فام لوگوں میں بھی اخلاقی اور روحانی اقدار کے قیام کی طرف توجہ بڑھ گئی ہے۔ صدر نکسن کے عہد صدارت میں واٹرگیٹ اسکینڈل کے بعد اس سے متأثر ہو کر امریکہ کے موجودہ منتخبہ صدر جمی کارٹر نے یہ قسم کھائی تھی۔ کہ ہمارے لئے صرف مادی ترقی ہی کافی نہیں۔ اگر اِن کو صدر منتخب کیا گیا۔ تو یہ اخلاق و روحانی اقدار کو بھی امریکہ میں قائم کریں گے۔ اور ـــ Back to Spiritualism کا نعرہ Back to Religion کا نعرہ لگایا۔ بالآخر وہ اپنی مہم میں کامیاب ہوئے اور امریکہ کے صدر منتخب ہو گئے اور ۲۰ جنوری ۱۹۷۷ء سے باقاعدہ صدارت کا چارج لیں گے۔

(۴)۔ براعظم افریقہ کے بہت سے ملک غیر ملکوں کے قبضہ و تسلط سے آزاد ہو رہے ہیں۔ یہ نئی آزاد ممالک میں ہر قسم کے اخلاقی و سیاسی دباؤ کے بعد آزادی کی ایک نئی دوڑ ہے اس کے ساتھ ساتھ اُن میں مذہبی رجحان بڑھ رہا ہے چنانچہ اس براعظم میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ جو تبلیغ اسلام ہو رہی ہے اس سے بعض سرعت کے ساتھ مشرک اور لامذہب اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہ اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ اِن لوگوں کو ذہنی سکون اور قلبی اطمینان مذہب اور خصوصاً مذہب اسلام میں ہی حاصل ہو رہا ہے۔

(۵)۔ خود ہندوستان میں باوجود اقتصادی اور سوشلزم کی ترقی کے مذہبی اقدار کی طرف عوام کا رجحان زیادہ بڑھ رہا ہے۔ ہندوستان کے وسیع و عریض ملک کے ہر حصہ میں دھرم اور مذہب کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ ہندوؤں میں یوگا۔ مسلمانوں میں تصوف اور مختلف فرقوں اور مذاہب کے لوگوں میں صداقت اور قدرت والی زندگی بسر کرنے کا عام جذبہ ہے۔ مذہبی عبادت کو بجا لانا اور مذہب کی خاطر ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کا جذبہ بھی اہل مذاہب میں خوب پایا جاتا ہے۔

(۶)۔ مڈل ایسٹ کے ممالک میں پیٹرولیم ملنے کے بعد ایک سوشیل اور اقتصادی انقلاب آیا ہے۔ آجکل تعمیر اور انڈسٹری کی طرف بڑی توجہ ہے۔ مالی فراخی عیش و عشرت کو بھی ساتھ لائی۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ خدائی تنبیہات نے اُن کو روحانی و اخلاقی اقدار کے قائم رکھنے کی طرف بھی متوجہ کیا ہے۔

(۷)۔ ترکی میں آجکل اسلام اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کا جذبہ ترقی پذیر ہے ہر سال حاجیوں میں اُن کی تعداد دوسرے ممالک کے حُجاج سے زیادہ ہوتی ہے۔

خُدا کی یاد ہی اطمینان قلب عطا کر سکتی ہے۔

الغرض ہر ملک و قوم میں ہمیں مذہب کی طرف بڑھتا ہوا ایک رجحان نظر آرہا ہے۔ کیونکہ لوگ اب مادیت اور ٹیکنالوجی کی ترقی سے مطمئن نہیں۔ اُن کو ذہنی اور قلبی سکون مذہب میں ہی ملتا ہوا نظر آتا ہے۔ ایسا ہو بھی کیوں نہیں کیوں کہ بغیر محبت الٰہی کے یہ سکون و طمانیت حاصل بھی نہیں ہو سکتی اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

" اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ "۔

کہ آگاہ رہو۔ اللہ تعالےٰ کے ذکر سے ہی قلوب اطمینان پا سکتے ہیں۔

ایسا ہی گوربانی میں بھی آیا ہے کہ

۱۔ سو جیو یا جس من وسیا سوئے۔
تاکت اور نہ جیوے کوئے

۲۔ نام بنا سونا گھر بار۔

۳۔ آکھاں جیواں وِسرے
مر جاؤں۔ آکھن اوکھا ساچا ناؤں۔

کہ جس دل میں خدا کی یاد ہے اصل وہی زندہ ہے۔ خدا کے نام کے بغیر گھر بار سونا اور ویران ہے۔ اگر میں خدا کو یاد کروں تو روحانی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ اگر اُس کو بھول جاؤں تو یہ میری روحانی موت ہے۔ پھر خدا تعالےٰ کو صحیح رنگ میں یاد کرنا تو مشکل کام ہے۔

(باقی)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کے بڑے بھائی محترم ماسٹر رحمت اللہ صاحب آف حیدرواہ کی طبیعت اکثر خراب رہتی ہے بزرگان سلسلہ سے موصوف کی شفاء کاملہ و عاجلہ اور صحت و تندرستی کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

۲۔ برادرم سلطان احمد صاحب آف پینگاڈی کیرالہ کی والدہ محترمہ کی آنکھ کا اپریشن ہو چکا ہے بزرگان کی دُعاؤں سے اپریشن کامیاب ہوا ہے موصوفہ کی کامل و عاجل تندرستی کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار۔ عنایت اللہ حیدر واہی۔

۳۔ مکرم وی عبد الرحیم صاحب بمبئی اپنے کاروبار میں ترقی و برکت کے لئے نیز افضال الٰہی کے حصول کے لئے تمام احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار۔ رفیق احمد انسپکٹر تحریک جدید قادیان

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب رضؓ فاضل کی وفات پر اظہارِ تعزیت

۱۔ جماعتِ احمدیہ یادگیر

مورخہ ۱۸ر جنوری ۱۹۷۷ء کو بذریعہ ٹیلیگرام یہ اندوہناک اور جانکاہ اطلاع موصول ہوئی کہ محترم حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان رحلت فرما گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اس اندوہناک سانحۂ ارتحال پر مجلس عاملہ یادگیر نے نہایت دُکھ کے ساتھ مندرجہ ذیل تعزیتی قرار داد منظور کی۔ آہ! آسمانِ احمدیت کا ایک اور درخشندہ ستارہ ماند پڑ گیا۔ چمنستانِ احمدیت کا ایک اور مہکتا پھول مرجھا گیا۔ جس کی خوشبو سے ایک عالم مہکتا تھا۔ محترم حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ایک جلیل القدر صحابی تھے۔ جنہوں نے اپنی قیمتی زندگی کا ہر ہر لمحہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اسلام و احمدیت کی بے لوث خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا۔ آپ احمدیت کے ایک جری پہلوان تھے۔ آپ اپنی زیست کی آخری سانسوں تک خدمت اسلام کا فریضہ انجام دے کر اپنے پیچھے آنے والوں کے لئے ایک بے مثال اور قابلِ عمل نمونہ چھوڑ گئے ہیں۔

حضرت مولوی صاحب مرحوم اُس پُر عظمت مدرسہ کے پہلے اوّلین شاگردوں میں سے تھے جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے رکھی تھی۔ تحصیل علوم کے بعد آپ اُسی مدرسہ سے متعلق ہو گئے اور بطور مدرس و ہیڈ ماسٹر ایک طویل عرصہ تک خدمت انجام دیتے رہے یہ وہی مدرسہ ہے جس کے فارغ التحصیل آج چار دانگ عالم میں اسلام کی برتری اور افضلیت کی دھاک بٹھا رہے ہیں۔ محترم مولوی صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ناظر اعلیٰ اور بحیثیت امیر قادیان ایک طویل عرصہ اپنے فیض سے ہندوستان کو فیضیاب کرتے رہے۔ آپ کے سپرد جو بھی کام ہوا اُسے آپ نے نہایت زیرکی۔ معاملہ فہمی۔ دور اندیشی۔ متانت اور حد درجہ انتظامی صلاحیت اور دعاؤں کے ساتھ بپایۂ تکمیل پہنچایا۔ آپ انتظامی۔ علمی۔ عملی۔ اور محبت و شفقت سے ایک متاثر کُن سراپا جد و جہد با رعب اور دل موہ لینے والی شخصیت رکھتے تھے سادہ زندگی اور ہر ایک سے محبت سے پیش آنا۔ اس خصوص میں آپ یگانہ تھے۔ آپ جیسا عالم باعمل اور اپنے اصولوں کا انتہائی پابند انسان خصوصًا جماعت ہائے احمدیہ بھارت کیلئے فخر کا موجب تھا۔ الغرض حضرت مولوی صاحب مرحوم کی شخصیت اپنے اندر گوناگوں خصوصیات رکھتی تھی۔ آپ کی وفات سے جماعت میں ایک بہت بڑا خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تلافی فرماتے۔ اِنَّا لِفِرَاقِہٖ لَمَحْزُوْنُوْنَ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی بِہٖ رَبُّنَا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں درجات رفیعہ سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور جو قومی خلاء آپ کی وفات حسرت آیات سے پیدا ہوا ہے۔ اُسے اپنے خاص فضل اور رحم سے پورا فرمائے آمین۔

۲۔ جماعتِ احمدیہ تیماپور

ہم ممبران جماعتِ احمدیہ تیماپور تحصیل شورا پور ضلع گلبرگہ (کرناٹک) مکرم و محترم الحاج حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب (رضؓ) صحابی حضرت مہدی موعود و مسیح موعودؑ کے انتقال پُر ملال پر گہرے رنج و الم کے ساتھ اظہارِ تعزیت کرتے ہیں۔ یوں تو حضرت مولوی صاحب مرحومؓ کی بلند شان ہر کس و ناکس پر اپنی اپنی حیثیت سے ظاہر ہے لیکن سرزمین تیماپور جو تاریخ احمدیت میں ایک اہم مقام رکھتی ہے۔ اس اہمیت کیوجہ سے حضرت مولوی صاحب مرحوم کا اس سے خاص لگاؤ تھا۔ یوں بھی جماعتِ احمدیہ تیماپور کے بعض افراد کو آپ کی شاگردی کا شرف حاصل رہا۔

حضرت والا کے لئے حسب ذیل قرار دادِ تعزیت پاس کی جاتی ہے۔

ہم ممبران جماعتِ احمدیہ تیماپور عالم بے بدل کی رحلت پر اپنے دلی گہرے رنج و ملال کا اظہار کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب مرحومؓ کی پاک روح کو اعلیٰ علیین میں مقامِ عظیم عطا فرمائے اور اُن کی اپنی خدمات جلیلہ کو محض اپنے فضل و رحم سے قبولیت عطا فرمائے۔ اور اپنے فضل و کرم سے ہی آپؓ کا نعم البدل عطا فرمائے اور نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ہم سب کو آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

۳۔ جماعتِ احمدیہ بمبئی

بتاریخ ۲۲ر صلح بمطابق ۲۲ر جنوری ۱۹۷۷ء یہ اندوہناک خبر ملی کہ حضرت الحاج مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان اچانک دل کا شدید دورہ پڑنے کی وجہ سے ۲۱-۲۲ تاریخ کی درمیانی شب کو ۲ بجے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اس اندوہناک سانحۂ ارتحال پر جماعتِ احمدیہ بمبئی نے بالاتفاق مندرجہ ذیل قرار داد منظور کی۔

حضرت مولانا صاحبؓ نہ صرف سلسلہ کے ایک مخلص اور ممتاز وجود تھے بلکہ آپؓ کو حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی ہونے کا بھی شرف حاصل تھا۔ آپ کے ماموں اور خسر حضرت شیخ حامد علی صاحبؓ کو بچپن ہی سے حضرت مسیح موعودؑ کے خادم خاص و صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا جس کی وجہ سے حضرت امیر صاحبؓ مرحوم کو نوعمری میں طالب علمی کے زمانے سے حضورؑ کا قرب حاصل رہا۔ آپؓ کا شمار ان ہستیوں میں ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے ابتدائی دور میں خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور حضرت مصلح موعودؓ کے قول کے مطابق آپ کا مُقام دنیا کے لئے ایک تعویذ اور ”حفاظت کے ذریعہ“ کی حیثیت رکھتا ہے۔

آپ کی علوم دینیہ میں عالمانہ دسترس نے آپ کو ہمیشہ مرکز میں خدمات جلیلہ پر فائز پایا۔ تا آنکہ تقسیم ملک کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو امیر مقامی و ناظر اعلیٰ کے ممتاز عہدوں پر فائز کیا گیا۔ عرصۂ دراز تک آپ مقامی بلدیہ قادیان کے پریذیڈنٹ رہے اور ۱۴ اپنی خوش معاملگی و قابلیت سے ہر کس و ناکس سے خراج تحسین حاصل کرتے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی تڑپ کو اللہ تعالیٰ نے یوں پورا کیا کہ رحلت سے صرف چند ہفتوں پہلے آپ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت اور حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور اس طرح یہ حسرت بھی نکل گئی۔

حضرت مولانا صاحبؓ کو قادیان دارالامان سے اور درویشان کرام سے عدیم المثال والہانہ محبت تھی۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا امیر صاحبؓ مرحوم کے روحانی درجات کو بلند فرماتے ہوئے اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب کو آپ مرحوم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

۴۔ جماعتِ احمدیہ دہلی

ضمیمہ اخبار ۲۰ر جنوری کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یہ افسوسناک خبر پڑھ کر قلبی صدمہ پہونچا اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنّت الفردوس عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرماوے آمین۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت مولانا صاحب ممدوح کا صدمہ تمام دنیا کے احمدیوں کا صدمہ ہے۔

بعد نماز جمعہ حضرت مولانا صاحبؓ کا غائبانہ نماز جنازہ پڑھا گیا اور بعد میں تعزیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس کی نقل حضرت میاں صاحب مولوی سعادت احمد خاں صاحب اور ایک نقل حضور کی خدمت ارسال کی گئی۔

۵۔ جماعتِ احمدیہ کیندرا پاڑہ :۔

۲۰ر جنوری کے بدر سے یہ معلوم ہوا کہ پیارے وجود مولانا عبدالرحمٰن صاحبؓ فاضل ناظر اعلیٰ ہم سب کو چھوڑ کر خدا کے حضور چلے گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یہ پیارے وجود ہم لوگوں کے لئے ایک بہت بڑے وجود تھے۔ آپ کی وفات کی خبر سے بہت ہی افسوس ہوا۔ ہم دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو جنّت الفردوس میں مقام عطا فرمائے اور ان کے خاندان اور ہر احمدی کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔

اَخبارِ قادیان

★ مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب آف کینیڈا مع اہلیہ محترمہ مورخہ یکم فروری ۱۹۷۷ء کو زیارت مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ اور مورخہ ۲/۲ کو محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کی صدارت میں بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد محترم چوہدری صاحب موصوف نے اپنے فریضۂ حج ادا کرنے کے ایمان افروز حالات سنائے (موصوف نے امسال ہی اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ فریضۂ حج ادا کیا تھا۔) موصوف مورخہ ۳/۲ کو واپس تشریف لے گئے۔

★ مورخہ ۲/۲ کو مکرم خواجہ دین محمد صاحب کشمیری درویش کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کے نیک اور خادمِ دین بننے کے لئے درخواست دُعا ہے۔

★ قادیان میں ان دنوں تبدیلیٔ موسم اور سردی وغیرہ کے باعث بعض لوگ بیمار ہیں۔ احباب اُن کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

× × × × × ×

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل رضی اللہ عنہ

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ شاہجہانپور

اُستاذی المکرم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحبؓ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان دارالامان کے سانحۂ ارتحال کی خبر بڑے دُکھ اور صدمہ کی موجب ہوئی۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

حضرت مولانا صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے مقدس صحابیؓ نظام خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے فدائی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نہایت جری اور بہادر خادم۔ شعائرِ اسلامی کے پابند نہایت شفیق اُستاد اور تاریخی و مثالی بزرگ تھے۔ خاکسار کو جب کبھی آپؓ کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقعہ ملا بڑی شفقت سے پیش آئے۔ آپ بہت صاف اور کھری طبیعت کے بزرگ تھے۔ ایک مرتبہ دورانِ گفتگو خاکسار سے فرمایا مولوی صاحب! میں نے تو اس طرح زندگی گذاری ہے کہ نہ غلط کام کرتا نہ کرنے دیتا۔ خاکسار نے فقہ کی ضخیم کتاب ہدایہ کے دونوں حصص اور عربی گرامر کی بڑی کتب آپ سے پڑھی تھیں۔ خاکسار نے جب کبھی دُعا کی درخواست کی آپ فرمایا کرتے کہ ہم تو کوئی ایسی دُعا کرتے نہیں جس میں مبلغین کے لئے دُعا نہ کی گئی ہو جو باہر جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ ایک مرتبہ آپ نے خاکسار کو اپنے بچپن کے حالات سناتے ہوئے بتایا کہ میرے ماموں حضرت شیخ حامد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے خادم اور صحابی تھے اسی واسطہ سے میں قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بچہ تھا درسہ احمدیہ میں داخل ہو گیا غالباً ۲ روپے وظیفہ بتایا ملتا تھا جس میں سے کچھ والدہ صاحبہ کے گذارہ کے لئے بھیج دیتا پھر میرا بھائی بھی مدرسہ میں داخل ہو گیا اور ہمارا وظیفہ تین روپے ہو گیا۔ جو اس وقت کے لحاظ سے بہت کافی تھا بلکہ والدہ صاحبہ کے گذارہ کے لئے بھی ہم لوگ اُس میں سے بھجواتے تھے۔ پھر مختصر حالات زندگی بتا کر فرمایا میرا گوشت پوشت میرے بال و ہڈیاں یا جو کچھ بھی میرا ہے وہ سب کچھ میرا نہیں بلکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مرہون منت ہے۔ چند سال قبل خاکسار نے طبیعت اور صحت کے متعلق دریافت کیا فرمایا اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ اور فرمایا کہ مولوی صاحب! اب یہ دعا کرو کہ اللہ تعالےٰ مجھے چلتے پھرتے ہی لے جائے۔ جب بھی وقت آئے چلتا پھرتا ہی اللہ تعالےٰ کے حضور پہنچ جاؤں۔ چارپائی پر پڑا پڑا اُکتا نہ جاؤں۔ سو اللہ تعالےٰ نے آپ کی اس دُعا کو بھی قبول فرمایا اور اس خواہش کو پورا کر دیا۔ خاکسار نے اس موقعہ پر عرض کیا کہ حضرت آپ کا وجود بڑا قیمتی ہے اور بڑا ہی ہم لوگوں کے لئے بابرکت ہے لوگ تو دعائیں کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت و سلامتی کی اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ سو اللہ تعالےٰ نے برابر تیس سال تک تقسیم ملک کے بعد بھی درویشان قادیان کی نہایت کامیاب قیادت کی توفیق دی۔ اور ناظر اعلیٰ جیسے اہم عہدہ پر فائز رہے۔ اور اس سے قبل بھی ہمیشہ بڑی بہادری کے ساتھ سلسلہ کے اہم امور انجام دینے کی توفیق پائی۔ ذالك فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشآء واللّٰہ ذو الفضل العظیم۔

شاہجہانپور اور بریلی میں آپ کی اہلیہ صاحبہ کی جانب سے قریبی رشتہ دار ہیں جو جنازہ کے موقعہ پر بھی کثیر تعداد میں قادیان دارالامان پہنچ گئے تھے۔ پھر بھی اکثر دوست رہ گئے تھے۔ لہذا یہاں بھی نماز جنازہ غائب پڑھی گئی۔ اللہ تعالےٰ حضرت مولانا صاحب کو مقام قرب عطا فرمائے اور پسماندگان کو آپ کے نقش قدم پر چلنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین

دُم بلانے والا ہے سب سے پیارا۔ اسی پہ اے دِل تو جاں فدا کر (مسیح موعود)

ناصراتُ الاحمدیہ شیموگہ کا سالانہ اجتماع

بفضل تعالےٰ ہمارا سالانہ ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع مسجد احمدیہ (سوانی پالی) میں ۱۹ر دسمبر بروز اتوار ہوا۔ جس میں عزیزہ قمر النساء نے تلاوت قرآن مجید کی۔ بعدہٗ پروگرام شروع ہوا۔ سب سے پہلے گروپ سوئم کا تقریری مقابلہ رکھا گیا۔ جس میں جبین تاج نے وقت کی پابندی اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر تقریر کی۔ نصرت بیگم نے خدمت خلق پر تقریر کی۔ فضل النساء نے نماز کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ مشتری بیگم نے خدمت خلق پر تقریر کی۔ مقصودہ بیگم نے نماز کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ یاسمین امۃ القدوس نے خدمت خلق پر تقریر کی۔ اس کے بعد گروپ دوم کا مقابلہ ہوا۔ جس میں بشریٰ بیگم نے تقریر کی جس کا عنوان تھا قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے۔ بعدہٗ گلناز بیگم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے سلوک کے عنوان پر تقریر کی۔ بعدہٗ قمر النساء بیگم نے تقریر کی جس کا عنوان تھا قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے۔

اس کے بعد اوّل گروپ کا مقابلہ تھا سب سے پہلے فضل النساء نے تقریر کی جس کا عنوان یہ تھا اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ بعدہٗ عزیزہ امۃ الرشید نے تقریر کی۔ جس کا عنوان تھا اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ غیر احمدی مستورات بھی شامل ہوئیں۔ انہوں نے بھی خوشی کا اظہار کیا۔ محترمہ بیگم بی صاحبہ نے دُعا کی۔ جس کے بعد یہ مبارک اجتماع برخواست ہوا۔ اللہ تعالےٰ آئندہ سال اس سے بڑھ چڑھ کر بچوں کو شامل ہونے کی توفیق دے۔ دینی کاموں میں حصّہ لینے کی توفیق دے۔ آمین۔

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تقریری مقابلوں میں نمایاں پوزیشن لینے والی لڑکیوں کے نام یہ ہیں۔

معیار اوّل:۔ عزیزہ فضل النساء اوّل ۔ عزیزہ امۃ الرشید دوئم ۔

معیار دوئم:۔ عزیزہ گلناز بیگم اوّل ۔ عزیزہ بشریٰ بیگم دوئم ۔ عزیزہ قمر النساء سوئم ۔

معیار سوئم:۔ عزیزہ مقصود بیگم اوّل ۔ عزیزہ زرینہ بیگم دوئم ۔ عزیزہ امۃ العلیم سوئم ۔

اجتماع کے آخر میں بچیوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

خاکسارہ ۔ خورشید بیگم صدر لجنہ اماء اللہ شیموگہ۔

گوردواہ سنگھ سبھا میں احمدی مبلغ کی تقریر

اللہ تعالےٰ کے خاص فضل سے خاکسار کی دو تقاریر کا تذکرہ دکن کرانیکل (جو اس علاقہ کا کثیر الاشاعت اخبار ہے) میں ہوا جس کے پیش نظر ہمارا تبلیغی میدان کافی وسیع ہو گیا اور بعض پادریوں نے خاکسار سے تبادلہ خیالات بھی کیا بعدہٗ اُنہوں نے خواہش ظاہر کی کہ خاکسار اُن کے عیسائی رسالہ کے لئے مضمون برائے اشاعت دے جس پر خاکسار نے مضمون لکھ کر دیا ہے۔

اسی طرح گذشتہ دنوں مہدوی فرقہ کے عالم مولانا نصرت اللہ صاحب مہدی سے خاکسار کا تبادلہ خیالات ہوا جس سے مہدوی فرقہ میں بھی خاکسار کا تعارف ہوا ہے۔

مورخہ ۳۰ر جنوری کو سنگھ سبھا حیدر آباد میں خاکسار کی تقریر طے تھی۔ جس کے پیش نظر خاکسار محترم علی محمد الہ دین صاحب ایم اے محترم سیٹھ یوسف احمد صاحب الہ دین محترم مبشر احمد صاحب اور عزیزم مکرم محمد طاہر احمد صاحب عارف محترم احمد عبدالحمید صاحب کے ہمراہ ۱۰ بجے صبح مذکورہ گوردوارہ میں (جو اس علاقہ کا سکھوں کا سب سے بڑا مقام ہے) پہنچ گئے۔ چنانچہ سیکرٹری صاحب سنگھ سبھا نے جماعت احمدیہ کا اچھے رنگ میں تعارف کروایا بعدہٗ خاکسار نے سکھ مسلم اتحاد اور اسلامی تعلیمات پر ترقی کی۔ بعد میں خاکسار نے سیکرٹری صاحب سنگھ سبھا کو جماعت احمدیہ حیدر آباد کی طرف سے اسلامی لٹریچر بطور تحفہ پیش کیا جو آپ نے بڑی عقیدت سے قبول کیا۔ اور خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم جب بھی اپنا کوئی دن منائیں گے تو آپ کو ضرور مدعو کیا کریں گے۔

بعدہ محترم سیٹھ یوسف احمد صاحب الہ دین اور عزیز محمد طاہر احمد صاحب عارف نے سکھ حضرات میں لٹریچر تقسیم کیا اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے آمین۔

خاکسار ۔ حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مَیں نے کمشنر میرٹھ کے ہاں بغرض تبادلہ برائے مظفر نگر درخواست دی ہے۔ خدا کرے یہ تبادلہ جلد از جلد ہو اور نیا مقام میرے اور سلسلہ کے لئے بابرکت ہو آمین۔

خاکسار ۔ حمید اللہ خان ۔ دان پور بلند شہر۔

۲۔ مکرمہ برکت بی بی صاحبہ تلاکور سے اپنے ایک مقدمہ میں کامیابی کے لئے درخواست دُعا کرتی ہیں نیز خاکسار کی گذشتہ دنوں پھر طبیعت خراب ہو گئی تھی جس کی وجہ سے دو گھنٹے بے ہوش ہونے کے بعد ہوش آئی۔ صحت کاملہ کیلئے احباب جماعت دُعا فرمائیں۔ خاکسار ۔ قریشی سعید احمد درویش۔

۳۔ خاکسار کے پھوپھی زاد بھائی نے امسال جلسہ سالانہ پر بیعت کی ہے اُنکے مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے اور خاکسار کی بڑی ہمشیرہ کی کافی عرصہ سے صحت خراب چلی آ رہی ہے اُنکی کامل صحت کے لئے نیز خاکسار کے والدین کی صحت و سلامتی کے لئے تمام احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار ۔ فاروق احمد نیّر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

فکرِ اسلامی کی تعمیرِ نَو کا اہم کام (بقیہ صفحہ ۲)

جیسے علماء حضرات حمایتِ اسلام اور تائیدِ دین کا ذریعہ سمجھے بیٹھے تھے (اور آج ایک لمبا عرصہ گذر جانے کے بعد اپنے اقراری بیان کے ذریعہ اپنے اس اقدام کی تغلیط پر مہر ثبت کر دی۔) ۱۸۹۱ء میں حضرت امام مہدی علیہ السلام نے اپنے مشہور و معروف رسالہ "فتح اسلام" میں انہی امور کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرمایا:-

"بعض کہتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا اور مدارس کھولنا ہی تائیدِ دین کے لئے کافی ہے۔ مگر وہ نہیں سمجھتے کہ دین کس چیز کا نام ہے اور اس ہماری ہستی کی انتہائی اغراض کیا ہیں اور کیونکر اور کن راہوں سے وہ اغراض حاصل ہو سکتے ہیں۔

سو انہیں جاننا چاہیئے کہ انتہائی غرض اس زندگی کی خدا تعالےٰ سے وہ سچا اور یقینی پیوند حاصل کرنا ہے جو تعلقاتِ نفسانیہ سے چھڑا کر نجات کے سرچشمہ تک پہنچاتا ہے۔ سو اس یقینِ کامل کی راہیں انسانی بناوٹوں اور تدبیروں سے ہرگز کھل نہیں سکتیں اور انسانوں کا گھڑا ہوا فلسفہ اس جگہ کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا بلکہ یہ روشنی ہمیشہ خدا تعالےٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ سے ظلمت کے وقت میں آسمان سے نازل کرتا ہے اور جو آسمان سے اُترا وہی آسمان کی طرف لے جاتا ہے۔

سو اے وے لوگو! جو ظلمت کے گڑھے میں دبے ہوئے ہو اور شکوک و شبہات کے پنجہ میں اسیر اور نفسانی جذبات کے غلام ہو۔ صرف اسمی اور رسمی اسلام پر ناز مت کرو اور اپنی سچی رفاہیت اور اپنی حقیقی بہبودی اور اپنی آخری کامیابی اپنی تدبیروں میں نہ سمجھو۔ جو حال کی انجمنوں اور مدارس کے ذریعہ سے کی جاتی ہیں۔ یہ اشتغال بنیادی طور پر فائدہ بخش تو ہیں اور ترقیات کا پہلا زینہ متصور ہو سکتے ہیں۔ مگر اصل مدعا سے بہت دُور ہیں۔ شاید ان تدبیروں سے دماغی چالاکیاں پیدا ہوں یا طبیعت میں پُرفنی اور ذہن میں تیزی اور خشک منطق کی مشق حاصل ہو جائے یا عالمیت اور فاضلیت کا خطاب حاصل کر لیا جائے۔ اور شاید مدت دراز کی تحصیلِ علمی کے بعد اصل مقصود کے کچھ ممد بھی ہو سکیں مگر تا تریاق از عراق آوردہ شود مارگزیدہ مردہ شود۔ سو جاگو اور ہوشیار ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ مبادا سفرِ آخرت ایسی صورت میں پیش آوے جو درحقیقت الحاد اور بے ایمانی کی صورت ہو۔ یقیناً سمجھو کہ فلاحِ عاقبت کی امیدوں کا تمام مدار و انحصار ان رسمی علوم کی تحصیل پر ہرگز نہیں ہو سکتا اور اس آسمانی نور کے اُترنے کی ضرورت ہے جو شکوک و شبہات کی آلائشوں کو دُور کرتا اور ہوا و ہوس کی آگ کو بجھاتا اور خدا تعالےٰ کی سچی محبت اور سچے عشق اور سچی اطاعت کی طرف کھینچتا ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۳۲ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

درخواستِ دُعا:- میرا بڑا لڑکا سراج احمد امسال B.S.C کا امتحان دے رہا ہے۔ درویشانِ قادیان اور احبابِ جماعت سے عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: غلام محمد احمدی۔ چنداپور (آندھرا)

قطعہ تاریخِ رحلت حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب احمد رضی

نتیجۂ فکرِ مکرم سید محمد شاہ صاحب سیفیؔ آف بیج بہاڑہ کشمیر

دلم زیں خبر صید حسرت شدہ — وفاتِ بزرگِ نظارت شدہ
کہ آں مولوی عبد رحماںؓ گزشت — وصائش ببیں زامرِ قدرت شدہ
مجاہد بشرعِ متین مردِ دین — بمرضیٔ خدا شوی جنت شدہ
مُدبّر فقیہہ عالمے فاضلے! — بعد ہا بسے بردہ سبقت شدہ
دیارِ مسیحاش محبوب بود — ازاں قادیاں جای رحلت شدہ
اخیرِ محرم سروش حسنِ زیں — بہ تشریحِ تاریخ فرقت شدہ
بگفتا — وداعِ محبِ وطن — وصالِ امیرِ جماعت شدہ

۱۳۹۷ ہجری

شبِ بستم و بست و یک جنوری[1] — بخلدِ بریں بالو قناعت شدہ
چو — دار البقا فاضلِ مجد رفت — بباغِ بہشتی ودیعت شدہ

۱۹۷۷ء

ز دار الغنا مولوی رفت دُور — ہمہ عمر دقفِ صداقت شدہ

۱۳۵۶ ہش

بسیفیؔ ہدایت ز صبر و ثبات — باسلام ہم اہلِ دعوت شدہ

[1] یعنی ۲۱ و ۲۲ جنوری کی درمیانی شب۔

جلسہ "یوم مصلح موعودؓ":-

خدائے عزّ و جل کی طرف سے اطلاع پا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک عظیم الشان پیشگوئی کے ذریعہ حضرت المصلح الموعودؓ کی پیدائش اور آپ کے کارناموں اور دُنیا کے کناروں تک شہرت پانے کی بشارت دی تھی۔ پیشگوئی مصلح موعودؓ متعدد پہلوؤں پر مشتمل ہے۔

تمام جماعتیں ۲۰ فروری کو جلسے منعقد کر کے پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر اور جلسہ کی غرض و غایت دوستوں پر واضح کریں۔ اور جلسوں کی روئیداد مرتب کر کے نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بھجوائیں۔ تاکہ اخبار بدر میں بھی رپورٹوں کا خلاصہ شائع کرایا جا سکے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES: 52325/52686, P.P.
پائیدار بہترین ڈیزائین ہیں:-
لیدر سول و ربر شیٹ کے سینڈل۔ زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
آپ کا اپنا ← ویرائٹی چپل پروڈکٹس
(مکھنیاں بازار کانپور - ۴۲/۲۹)

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!!
آٹو ونگس
AUTOWINGS
32, Second Main Road,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004,
Phone No. 76360.

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات
۱- سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
۲- گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دُنیا بھر کی مساجدِ احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳- عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔
خط و کتابت کا پتہ:-
The Kerala Horns Emporium
TC. 38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.
PHONE NO: 2351
P.B. NO: 128
CABLE: "CRESCENT"

پروگرام دورہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے بنگال، اڑلیسہ، بہار از مورخہ ۲۱ ر فروری ۱۹۷۷ء

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بنگال اڑلیسہ و بہار کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر انسپکٹر بیت المال مورخہ ۲۱/۲ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات لازمی و دیگر بشمول صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین کرام حسب سابق انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ جملہ مالی اُمور میں کماحقہٗ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲۱ ۲/۷۷	چودوار	۲۴ ۳/۷۷	۱	۲۵ ۳/۷۷
کلکتہ	۲۳ ۲/۷۷	۲	۲ ۳/۷۷	کرڈاپلی	۲۵	۱	۲۶
بھرت پور ابراہیم پور	۲ ۳/۷۷	۱	۳	پینکال	۲۶	۱	۲۷
کنیا سندر پور نانگرام	۳	۱	۴	کوٹیلہ	۲۷	۱	۲۸
ہرہری	۴	۱	۵	بسنہ پردہ	۲۹	۱	۳۰
بخاری کیرا ڈانگنڈا ہیر	۵	۲	۷	رورکیلہ	۳۱	۲	۲ ۴/۷۷
کاکمنٹہ	۷	۲	۹	موسی بنی مائنز	۳ ۴/۷۷	۲	۵
سورو	۱۰	۱	۱۱	جمشید پور، چائے باسہ	۵	۳	۸
بھدرک	۱۱	۱	۱۲	رانچی۔ سملیہ	۸	۲	۱۰
کٹک	۱۲	۲	۱۴	گیا	۱۰	۱	۱۱
سونگھڑا	۱۴	۱	۱۵	پچوڑ (براستہ بھاگلپور)	۱۲	۱	۱۳
کیندرا پاڑا	۱۵	۱	۱۶	بھاگلپور برہ پورہ	۱۴	۳	۱۷
سرونیا گاؤں	۱۶	۱	۱۷	خانپور ملکی	۱۷	۱	۱۸
بھوبنیشور	۱۷	۱	۱۸	بلاری	۱۹	۱	۲۰
کیرنگ خوردہ	۱۸	۳	۲۱	مونگھیر	۲۰	۱	۲۱
نرگاؤں	۲۱	۱	۲۲	ادرین	۲۱	۱	۲۲
مانکا گوڑا نیا گڑھ	۲۲	۱	۲۳	مظفر پور بہتھولی	۲۳	۲	۲۵
کٹک	۲۳	۱	۲۴	پٹنہ	۲۵	۱	۲۶
				آرہ اروال	۲۶	۲	۲۸
				قادیان	۳۰ ۴/۷۷	-	-

ضروری اعلان

آئندہ نئی وصایا کی اشاعت کے لئے اعلانِ وصیت کے طور پر ہر نئی وصیت کے لئے مبلغ دس (۱۰) روپے لئے جانے کا فیصلہ مجلس کارپرداز نے اپنے فیصلہ ۲/۲/۷۷ میں کیا ہے۔ مبلغین کرام۔ انسپکٹران بیت المال۔ تحریک جدید و وقفِ جدید۔ امراء صاحبان۔ پریذیڈنٹ صاحبان اور عہدیداران جماعت، ہر نئی ہونے والی وصیت پر اعلان وصیت مبلغ دس روپے وصول کیا کریں تاکہ طول عمل نہ ہو۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مندرجہ ذیل مجلس عاملہ تشکیل دی گئی ہے۔ جملہ عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ بھارت سے توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ ان کے ساتھ پورا تعاون فرمائیں گے اور مجلس کے کاموں کو احسن رنگ میں سرانجام دیں گے۔

معتمد اوّل .... مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس
معتمد ثانی .... مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر فاضل
مہتمم تعلیم و تبلیغ و تربیت .... مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل بھدرواہی
مہتمم تجنید .... مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر فاضل
مہتمم مال .... مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید فاضل

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

تیسرا آل اڑلیسہ خدام الاحمدیہ سالانہ اجتماع

بمقام جماعت احمدیہ پینکال مورخہ ۱۹ ر و ۲۰ ر فروری ۱۹۷۷ء بروز ہفتہ و اتوار

جملہ خدام الاحمدیہ صوبہ اڑلیسہ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اس سال تیسرا آل اڑلیسہ خدام الاحمدیہ سالانہ اجتماع بمقام جماعت احمدیہ پینکال مورخہ ۱۹ ر و ۲۰ ر فروری ہفتہ و اتوار طے پایا ہے۔

ہفتہ کی صبح چونکہ پروگرام شروع ہو جائے گا۔ لہذا ۱۸ ر فروری بروز جمعہ کی شام تک خدام پینکال پہنچ جانے کی کوشش کریں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

یاد دہانی شادی فنڈ

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں ایک مد "شادی فنڈ" کی قائم ہے جس میں سے درویشوں کے بچوں کی شادیوں کے مواقع پر امداد دی جاتی ہے۔ اس فنڈ کو اس وقت مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ خدا کے فضل سے درویشوں کے قریباً دو سو بچے (لڑکیاں۔ لڑکے) اس وقت شادی کے قابل ہیں۔

بعض مخلصین احباب نے اس فنڈ میں بہت ہی قابلِ قدر تعاون دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر بخشے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خوشیوں کے مواقع پر اپنے درویش بھائیوں کے بچوں کی شادیوں کے لئے حسبِ حالات رقوم مد "شادی فنڈ" میں ارسال کرتے رہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔ جس طرح نماز فرض ہے اسی طرح اس کی ادائیگی فرض ہے کوئی چندہ زکوٰۃ کا قائمقام تصوّر نہیں ہو سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی رُو سے زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔

تمام احبابِ جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الاداء ہے اُسے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد کو تیسری بچی عطا فرمائی ہے جس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے "عطیۃ العلیم" رکھا ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کے نیک صالح بننے اور درازیٔ عمر کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے سب ہی بچوں کو صالح اور خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دین و دنیا کی نعماء سے نوازے۔ آمین

(مینیجر بدر)